یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عام خریداران ممالک بیرون سے ... دس شلنگ۔ چھ شلنگ

عام سے ... چھ روپے۔ تین روپے

طلبا اور کل استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق۔ چار روپے۔ اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی۔

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہئے ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

جلد ۶ | امرتسر ۳۔ ربیع الاوّل ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۔ جولائی ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۱۴

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۔ جولائی ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۱۴

مسودہ قانون انتقال اراضی پنجاب

بمقام سملہ ۲۲ جون کو لیجس لیٹو کونسل میں پیش ہوا۔ اور مسٹر ریوانے تحریک کی کہ اُسے حسب معمول مزید غور و فکر کے لئے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اسپر کنور سر ہرنام سنگھ صاحب آہلووالیہ رئیس پنجاب نے جو اس سال پنجاب کیطرف سے کونسل کے سرکاری ممبر مقرر ہوئے طویل تقریر کرکے پہلے مسودہ کو سرے سے ملتوی کرنے پر زور دیا اور پھر وہ اعتراضات پیش کئے۔ جو انکی رائے میں اس مسودہ پر عاید ہو سکتے ہیں۔ کنور صاحب نے کاشتکاروں اور ساہوکاروں کے تعلقات کا مفصل ذکر کرکے بیان کیا کہ مجوزہ قانون کا برا اثر اُسکی منظوری سے پیشتر ہی بڑی سختی کے ساتھ محسوس ہونا شروع ہوگیا ہے۔ جن خرابیوں کے دفعیہ کے لئے اسے تیار کیا گیا ہے۔ وہ جیسے کہ شکایت کیجاتی ہے۔ کسی خوفناک حد تک نہیں پہنچیں پھر اپنے بیان کی تصدیق میں اعداد پیش کئے۔ اور کہا کہ حقوق مالکانہ میں مداخلت کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ اگر یہ قانون منظور ہوگیا تو زمین کی قیمت بہت گر جائیگی۔ اور ترقی کی رفتار سُست پڑجائیگی۔ حامیان قانون کی یہ دلیل صحیح نہیں کہ یہ قانون کاشتکاروں کو کفایت شعاری سکھانیکا موجب ہوگا بلکہ اس سے وہ خرابی جسکا علاج مقصود ہے اور بڑھ جائیگی۔ کیونکہ متمول زمیندار ساہوکار کی نسبت اپنے غریب بھائی کے ساتھ زیادہ سختی اور بیرحمی سے پیش آیا کریگا۔ چند لوگوں نے مسودہ کی مخالفت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اُسکے پاس ہوجانے سے پولیٹیکل خطرہ بھی پیدا ہوجائیگا۔ یہ بیان بالکل لغو ہے۔ البتہ اسمیں کوئی کلام نہیں کہ باشندگان پنجاب کی رائے اس مسودہ کے قطعاً مخالف ہے۔ اور اسکا اثر کل ہندوستان کی زمینداری پالیسی پر پڑیگا بنابرین اسپر غور کرنیکے لئے کافی وقت دیا جانا چاہئے۔ اور اس اجلاس میں اسے منظور نہ کیا جائے بلکہ کلکتہ کے اجلاس پر ملتوی کردیا جائے۔ مزید برآں اسپر غور کرنیوالی سلیکٹ کمیٹی میں ایک اور ہندوستانی ممبر ازیادہ کیا جائے۔

مسٹر ریوا نے مجوزہ مسودہ کے کنور صاحب کی تقریر کے جواب میں کہا کہ صاحب ممدوح نے مسودہ کیخلاف کوئی نئی دلائل پیش نہیں کیں۔ جو پیش کی گئی ہیں۔ اُنپر گورنمنٹ کافی غور کرچکی ہے۔ پھر کہا کہ میں مسودہ کو کلکتہ کے اجلاس پر ملتوی کئے جانیکی تجویز کی تائید نہیں کرسکتا۔ کیونکہ آپ تک ایک کے سوا پنجاب کے متعلق تمام قوانین سملہ میں ہی پاس ہوئے ہیں۔ اور یہ صاف ظاہر ہے کہ پنجاب کے لئے قانون وضع کرنے کا سب سے مناسب مقام سملہ ہی ہے۔

نواب والا شاہی نے ارشاد فرمایا: یہ کنور صاحب کی تقریر میں صرف دو ایسے امر ہیں جنکا میں اس موقع پر ذکر کرونگا۔ میری رائے میں مسٹر ریوا نکا یہ قول بہت درست ہے کہ اس مسودہ پر بحث کرنیکے لئے سملہ کلکتہ کی نسبت زیادہ موزوں ہے۔ سملہ پنجاب گورنمنٹ کے علاقہ میں ہے۔ اور جیسا کہ مسٹر ریوا نے کہا ہے پنجاب کے متعلق قریباً کل قوانین یہیں منظور ہوئے ہیں۔ کنور صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مسودہ نہایت اہم ہے۔ اور ایسے اہم معاملہ پر کلکتہ میں ہی غور کرنا مناسب ہے۔ جہاں کل اراکین کونسل جمع ہوتے ہیں لیکن جو چند خاص باتیں ہیں سملہ میں اس مسودہ کے متعلق حاصل ہیں اُنسے میرے خیال میں اس نقص کی کہ یہاں پوری کونسل کو غور کرنیکا موقعہ نہیں ملیگا پوری سے زیادہ تلافی ہو رہی ہے۔ وہ خاص امور یہ ہیں کہ یہاں سملہ میں ہم پنجاب کے بعض ایسے اصحاب کی خدمات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ جو کلکتہ جاکر اپنا وقت ہمیں نہیں دے سکتے لیکن سملہ میں اجلاس کی پوری سمجھ تک ہم اُنسے مستفید ہو سکتے ہیں۔ دوسرا امر جسپر میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں اس مسودہ کے متعلق پنجاب کیطرفسے زاید ممبروں کا اضافہ ہے۔ اس اضافہ کے متعلقہ واقعات یہ ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے لفٹنٹ گورنر پنجاب سے مشورہ کیا کہ کیا خاص اس مسودہ کے لئے پنجاب کیطرفسے کونسل میں دو مزید ممبروں کی شمولیت

سناسب نہوگی؟ نواب ممدوح نے جو وجوہات مدلل جنکو وہ بشرط ضرورت بیان کرنیکو تیار ہیں ان دو صاحبوں (مسٹر پیٹر فنانشل کمشنر و مسٹر فنشا کمشنر دہلی) کی سفارش کی جو اسوقت میز کے گرد بیٹھے ہیں۔ اور میں کنور صاحب سے یہ سنکر بہت خوش ہوا ہوں کہ تمام صوبہ نے اس انتخاب کو بنظر پسندیدگی دیکھا ہے۔ اسوقت کونسل کے سرکاری ملازم ممبروں میں سے دو کی جگہ خالی تھی۔ یہ دونو صاحب ان جگہوں کے لئے نامزد کئے گئے اسوقت غیر سرکاری ملازم ممبروں میں سو بھی ایک کی جگہ خالی ہے۔ اور اگر نواب لفٹنٹ گورنر نے مناسب غور کے بعد اور قبل اسکے کہ اس مسودہ کے متعلق کوئی مزید کارروائی ہو میرے سامنے اُسے پُر کرنیکی تجویز پیش کی۔ تو گورنمنٹ ہند اُسپر کامل غور کریگی۔

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ارشاد فرمایا میں یہ دیکھکر بہت خوش ہوا ہوں کہ سر ہرنام سنگھ نے مسودہ کے پنجابی مخالفین کے کچھ حصہ کی رائے کونسل میں ظاہر کردی ہے۔ اسپر ابتک مختلف رائیں ظاہر کیگئیں ہیں جسکی وجہ یہ ہے۔ کہ پبلک کو اسکے متعلق تمام کاغذات پر دسترس نہیں۔ اور اسی اس معاملہ سے پوری آگاہی نہیں۔ میری خیال میں سر ہرنام سنگھ نے اعتراضات کی توضیح کردینے سے ملکی خدمت کی ہے مسودہ میں جو تمہارکے لاج سوچے گئے ہیں وہ نہایت سخت اور کایا پلٹ دینے والی ہیں۔ اور گورنمنٹ پر واجب ہے کہ اس معاملہ کے متعلق قانون وضع کرنیسے جو ذمہ داری اُسپر عاید ہونیوالی ہے اُس سے بخوبی آگاہ ہو۔ لیکن مخالفت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مسودہ کے مقاصد کے متعلق بہت بڑی غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے مجھے امید ہے کہ سلیکٹ کمیٹی بہت سے شبہات کو صاف کردیگی۔

مسودہ بالآخر سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردیا گیا جسمیں سات یورپین عہدہ دار اور ایک دیسی کمشنر صاحب شامل ہیں اور مورخہ ۲ جولائی سے اسپر غور کرنا شروع کردیا ہے ۲۲ جون کے جلاس میں مسٹر پیٹر ڈائریکٹر خواستوں کی رپورٹ فنانس کے متعلق جو فنانشل کمشنر پنجاب کے پیش ہوں ایک چھوٹا سا مسودہ قانون کونسل میں پیش کیا P. ۲۹ جون کو پاس ہوگیا۔

خاکسار اڈیٹر وکیل

کے دو معزز و محترم عنایت فرماؤنکو تین لڑکیوں کے لئے جو خواندہ و تربیت یافتہ ہیں اور معزز خاندان راجپوت و جٹ سے تعلق رکھتی ہیں تین مناسب رشتوں کی تلاش ہے **دو ور** کی عمر ۱۹ برس سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ اور ایک **ور** کی عمر ۱۵ سے کم اور ۱۸ سے زیادہ نہو۔ یہ تینوں کسی معزز خاندان قوم راجپوت۔ جٹ۔ پٹھان یا مغل کے رکن۔ خوش وضع۔ مہذب اور تعلیم یافتہ ہوں۔ باقی حالات کی نسبت بتوسل اڈیٹر وکیل خط و کتابت کیجاے۔

ہندوستان کے خواب روسیونکو پیٹر اعظم کے وقت سے بھی پہلے کے جو موجودہ روسی اقتدار کا بانی مبانی سمجھا جاتا ہے آرہے ہیں۔ البتہ یہ فرق ہے کہ اُس سے پہلے روسیونکو صرف ہندوستان سے دوستانہ راہ و رسم قائم کرنیکی تمنا تھی۔ اور اُسکے عہد سے اس سرزمین کو اپنا ملک بنانے کی ہوس پیدا ہوگئی ہے جسکو پورا کرنیکے لئے کئی دفعہ عملی کوشش کا اقدام بھی ہوچکا ہے سب سے اول ۱۶۷۰ء میں پیٹر اعظم کے عہد سے پہلے زار الیکس میکائیلووک نے اپنے ایک درباری کاسموکو اورنگ زیب کی پاس سفیر بناکر بھیجا۔ لیکن اسوقت روس ایسے گوشہ گمنامی میں پڑا تھا کہ ہندوستان کی شہنشاہ نے اُسکی ایک بے حقیقت وحشی ملک سے زیادہ قدر نہ کی۔ اور روسی سفیر کو دربار میں حاضر ہونیکی اجازت نہ دیکر کابل ہی سے واپس کردیا۔ ہندوستان ایران و دیگر روسیونکے متعلق جنکو آج بچہ بچہ جانتا ہے اُسوقت اُس سے زیادہ علم نہ رکھتے تھے۔ جو مولانا نظامی نے اُنکی نسبت سکندر نامہ میں تحریر کیا ہے۔ ہندوستان۔ خلیج فارس اور قسطنطنیہ کیطرف باقاعدہ پیشقدمی کرنیکی پالیسی سب سے اول پیٹر اعظم نے قائم کی۔ اور اُسکی تکمیل میں ترکوں ایرانیوں اور ترکمانوں سے جنگ و جدال کا سلسلہ شروع کیا۔ اُسوقت تمام جنوبی روس ترکوں کے پاس۔ بحیرہ کاسپین کا کل مغربی ساحل ایران کے تصرف میں اور دریاؤں تک ترکمانوں اور ازبکوں کی حکومت تھی۔ ترکونکے مقابلہ میں پیٹر کو زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔ بلکہ ایک معرکہ میں وہ ایسا قابو آگیا۔ کہ اگر ترکی سپہ سالار احمقانہ فیاضی و علو حوصلگی سے کام نہ لیتا تو زار قسطنطنیہ کے قلعہ ہفت برج میں زندگی کے باقی دن بسر کرتا اور روس کی اُٹھتی ہوئی طاقت شگوفہ میں ہی دب جاتی۔ ایران کی حالت اسوقت سخت ردی ہورہی تھی۔ اُسکے شمالی مقبوضات دربند و باکو وغیرہ پر وہ بآسانی قابض ہوگیا لیکن وسط ایشیا کی طرف ازبکوں نے اُسے ایک قدم آگے نہ بڑھنے دیا۔ اور اسطرح وہ ہندوستان کی طرف پیشقدمی کرنیکی تجویز کی جزوی تعمیل سے بھی قاصر رہا۔ لیکن اپنی قوم میں ترقی و امنگ کی جو روح وہ پھونک گیا۔ اُسے کوئی سخت سے سخت رکاوٹ بھی پھر کبھی نہ دبا سکی۔ اور اگرچہ نادر شاہ نے چند برس ہی کے بعد ایرانی علاقوں کو پھر فتح کرلیا مگر ایک تو مسلمانونکی شامت اعمال اور باہمی ناچاقی اور دوسرے اس متذکرہ صدر نئی روح نے ان عارضی رکاوٹوں کو بہت جلد دور کردیا۔ نادر اور ترکوں کے باہمی جنگ و جدال نے روسیوں کو اپنی طاقت مضبوط کرنے اور دونوں فریقوں کو نوبت بہ نوبت پامال کرنیکا موقعہ دیدیا۔ اُسنے رفتہ رفتہ ترکی سے موجودہ ترکی مقبوضات کے رقبہ کے برابر ملک اور ایرانی مقبوضات بھی اسی نسبت سے فتح کرکے اپنے ملک میں ایسی عمدگی و لیاقت کے ساتھ ضم کرلئے کہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ گویا ہمیشہ سے اُس کے جزو مالا ینفک چلے آتے ہیں وسط ایشیا میں بھی جیسی بے نظیر کامیابی اُسکو حاصل ہوئی ہے وہ دنیا سے مخفی نہیں ان فتوحات اور اپنے قابل تعریف عزم استقلال اور ثابت قدم پالیسی کی طفیل اب اسی روس کو جسکے سفیر کو دوسو برس ہوئے ایک ہندوستانی فرمانروا نے بڑی حقارت کے ساتھ کابل سے بھی واپس کردیا تھا آج یہ پوزیشن حاصل ہے کہ چین۔ ہندوستان۔ ایران۔ ٹرکی۔ آسٹریا اور جرمنی ایسی باعظمت سلطنتیں اُسکی کید و حیل سے ایک لمحہ کے لئے بیفکر نہیں ہوسکتیں۔ اور وہی روس جو دریا والگا کو اورنبورگ کی مزاحمت کیوجہ سے عبور نہیں کرسکتا تھا۔ آج ایکطرف پیکن کے دروازہ پر اور دوسری طرف ہندوستان کی کلید ہرات کے قریب خیمہ زن ہے۔

آجکل اخبارات میں ایک مکالمہ گشت کررہا ہے۔ جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ زار روس اور لارڈ ڈرابرٹس میں ہوا تھا۔ اُسکا لب لباب یہ ہے کہ زار روس باصرار یہ کہتا رہا کہ روس کو لئے ہندوستان پر حملہ کرنا بالکل ناممکن ہے۔ اور لارڈ ممدوح اسکے جواب میں یہی کہتے رہے کہ نہیں ہمیں ایکدن ضرور ہندوستان کو بچانیکے لئے روسیوں سے لڑنا پڑیگا۔ ممکن ہے زار روس نیک نیتی کے ساتھ یہ اصرار کرتا رہا ہو لیکن اُسکی ملک کی گذشتہ تاریخ اور اُسکی قوم کی موجودہ پولٹیکل امنگیں اُسکے بیان کی صریح تردید کررہی ہیں۔ اور اُنسے یہ صاف ظاہر ہورہا ہے کہ لارڈ ڈرابرٹس کا خیال بالکل درست ہے اور کہ روسی قوم اپنے فرمانروا کے علی الرغم بھی اپنی ہوس کو پورا کرنیکی کوشش سے باز نہیں آئیگی۔ عقل کبھی باور نہیں کرسکتی کہ جو ملک اُسوقت جبکہ ہندوستان اور روس کے درمیان فی الحقیقت نہایت سخت رکاوٹیں اور ہزاروں کوس کا فاصلہ حائل تھا اس سودا خام کی عملی تکمیل کی کاروائی سے محترز نہ رہا۔ اب تقریباً سب مشکلات پر غالب آجانے اور بعید کو قریب بنالینے کے بعد یکلخت اس مدعا کے حصول سے ناامید ہوجائے۔ زار اگر خود یہ کہ نہیں کہا گیا۔ تو وہ ضرور دنیا کو ایسا فریب بنانا چاہتا ہے لیکن انگلشیہ گورنمنٹ ایسی نادان نہیں کہ اُسکے فریب میں آجائے اور بیفکر ہوکر لارڈ ڈرابرٹس کے تجویز کردہ انتظام میں کسی طرح کا خلل پڑنے دے۔

اس موقعہ پر روسی ارادوں اور سابقہ کوششوں اور کارروائیونکا مختصر تذکرہ بے محل نہوگا پیٹر کی پالیسی کی تکمیل کا بیڑہ اُسکے بعد مردانہ مستعدی و عزم بالجزم کے ساتھ کیتھرائن ثانی نے اُٹھایا اور ٹرکی و انگلستان کی رفاقت کا عوض لینے کے لئے ہندوستان پر فوجکشی کرنیکا ارادہ علانیہ ظاہر کرکے اُسکی تیاریاں بھی شروع کردیں۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ اورنبورگ (جو ایشیائی و یورپین روس کی سرحد کے وسط میں دریا اورال پر واقع ہی۔ بخارا و کابل کی راستہ ہندپر چڑھائی کیجائے۔ مگر اسکی جلد مرجانے سے یہ ارادہ ملتوی ہوگیا۔ اس فوجکشی کا اصل مدعا یہی تھا کہ انگلستان کی فتوحات کو روکا جائے لیکن دنیا پر یہ ظاہر کیا گیا کہ روسی قیصرہ خاندان مغلیہ کے بادشاہ کو مرہٹونکی دستبرد سے بچانیکے لئے فوجکشی کرنے والی ہے۔ اس عزم کو جو اُسوقت بلاشبہ ضبط سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا نپولین کی ایما سے بیس اکیس برس بعد ۱۸۰۱ء میں زار پال نے پھر تازہ کیا۔ نپولین اندنوں آسٹریا کے مغربی حصہ پر قابض تھا صلاح یہ ہوئی کہ ۳۵ ہزار فرنچ فوج ہنری گودینا کے متصلہ آستردی صوبہ ڈلمیشیا سے براہ ڈینوب و بحیرہ اسود شہر استرآباد میں ۳۵ ہزار روسی فوجکو جو پہلے سے وہاں جمع ہوگی جاملے۔ اور پھر دونو ملکر براہ بحیرہ کاسپین و مشہد و ہرات و قندہار ہند پر حملہ کریں۔ نپولین یورپین مخصوصوں کی وجہ سے اپنی فوج نہ بھیج سکا۔ لیکن دیوانہ مزاج پال انگلستان سے ایسا برہم نہ ہورہا تھا کہ اس

سے اُسکے عزم میں کچھہ فرق آجاتا اُسنے تنہا ہی انتقام لینے کا ارادہ کرلیا - اور بیس ہزار کا سک مع توپخانہ دادان سے اور بنوگ بھیجدئے - مگر راستہ کی تکالیف نے اس روسی قصبہ تک پہنچنے سے پہلے ہی نصف فوج کا ستیاناس کردیا - ادہر اتنے میں پال قتل ہوگیا اور اُسکے جانشین نے فوج واپس بلالی ۱۸۰۰ء میں نپولین اور زار اسکندر میں پھر یہہ معاہدہ ہوا کہ روس سویڈن کے صوبہ فنلنڈ پر قبضہ کرلے - نپولین مزاحم نہ ہوگا - اسکے عوض روس نپولین کے ساتھہ ملکر ہندوستان پر حملہ کرے - تجویز یہ ہوئی کہ پچاس ہزار چیدہ ترین روسی فرنچ اور کچھہ آسٹرین فوج قسطنطنیہ جمع ہو - اور وہانسے براہ ایشیاء کوچک و وادی فرات وجنوبی ایران ہندوستان پر حملہ کرے - رُوس نے فنلنڈ تو لے لیا - مگر معاہدہ کی دوسری جز کا ایفا نہ کیا - اور اگر کرنے پر مایل بھی ہوتا تو ترک باغلب وجوہ کبھی اس فوجکو اپنے علاقہ میں جمع اور اُسمیں سے گذرنیکی اجازت نہ دیتے - روس نے ۱۸۳۶ء میں ایک سفیر امیر دوست محمد کے پاس کابل بھیجا - اور امیر نے اُسکی بڑی خاطر ومدارات کی ۱۸۳۹ء کے محاربہ کی بڑی وجہ یہی امر تھا شاہ شجاع کو ملک واپس دلانیکا عزم سبب نہ تھا - بلکہ امیر دوست محمد خان سے انگلستان کے ناراض ہوجانیکا تھا ۱۸۷۶ء میں دوبارہ روس نے ایک سفیر امیر شیر علی کے پاس بھیجا - جو امر ۱۸۷۹ء کے دوم محاربہ افغانستان کا باعث ہوا - ۱۸۷۸ء میں جنگ روم ورس کے اختتام پر جب انگلستان اور روس میں کشیدگی پیدا ہوگئی - اور انگلستان نے مالٹا میں فوجیں جمع کرنی شروع کردیں تو روسی جرنیلوں کا قفقاز میں اور سکوبیلاف نے وسط ایشیا سے تین راستوں سے افغانستان اور ہندوستان پر حملہ کرنیکے لئے فوجی دستے روانہ بھی کردئے لیکن عہدنامہ برلن سے باہم صفائی ہوجانے پر یہ دستے جو ابھی روسی علاقہ میں ہی تھے واپس بلالئے گئے -

---

روسی وزیر خارجیہ مورا ویف کے مرجانے پر انگریزی اخبارات نے گو معمولی خوش اخلاقی سے کام لیکر اظہار افسوس کیا ہے - لیکن اس لحاظ سے وہ خوش بھی ہوئے ہیں کہ وزیر مذکور کی ذات سے جو پیٹرز کی پالیسی کا پکا پیرو اور بنابرین انگلستان کا سخت دشمن تھا - انگلستان کو بہت کچھہ بیفکری ہوگئی ہے - اور وہ چین وغیرہ کیطرف بلاتردد جسقدر فوج چاہے اب ہندوستان سے بھیج سکیگا لیکن محض اس بنا پر خوش ہونا حسن ظن سے زیادہ نہوگا - اور کوئی عاقبت اندیش اس معاملہ میں مذکورہ صدر اخبارات سے اتفاق نہیں کریگا - کیونکہ روس میں اکثر دیگر ممالک کیطرح وزراء کی شخصی پالیسی پر کاروبار اور پولیٹیکل چالوں کا انصرام نہیں ہوتا - بلکہ وہ ایک بندھی ہوئی اور مقرر پالیسی تعلقات خارجیہ کے متعلق رکھتا ہے اور ہر وزیر اُسکی تقلید پر پابند ہے - وزراء فقط اس پالیسی کی عمدہ تکمیل وتعمیل کے وسائل وذرائع کو سوچنے اور اُنسے کام لینے کے متعلق آزاد ہیں - جو وزیر عقلمند - معاملہ فہم اور تجربہ کار ہوا اُسکے زمانہ میں اس پالیسی کو زیادہ اور جو ایسا نہ ہوا اُسکے عہد میں کم کامیابی ہوئی - یہی وجہ ہے کہ روسکو دنیا کے ہر حصہ میں مسلسل اور باقاعدہ انداز سے کامیابی ہورہی ہے - جب ایکدفعہ کوئی راستہ صاف ہوگیا - اُسکے متعلق ہمیشہ کے لئے خرخشہ مٹ گیا - انگلستان میں چونکہ زیادہ تر وزراء کی شخصی رائے اور پالیسی پر دارومدار رہا ہے اُسے بار بار ایک ہی مقام وعلاقہ کے متعلق تردد ومشکلات میں مبتلا ہونا پڑتا رہا ہے مثلاً ایک وزیر توسیع کا حامی ہے - اُسنے افغانستان اور ٹرانسوال فتح کرنیکا حکم دیدیا اور اُسمیں لاکھوں جانیں ضائع اور کروڑوں روپیہ صرف ہوگیا جب یہ سب کچھہ ہوچکا تو اتنے میں وزارت بدل گئی - اور نئے وزیر نے کہدیا کہ مقبوضہ ممالک بالکل خالی کرکے واپس آجاؤ - دوم محاربہ افغانستان موجودہ جنگ ٹرانسوال - ہندوستان وافغانستان کے عجیب وغریب تعلقات اور انگلستان وٹرکی کے تعلقات کا تلون اسی پالیسی کا نتیجہ ہیں - مگر روس ایسی بکھیڑوں سے ہمیشہ بچا رہا ہے - الغرض مورا ویف کے مرنے سے روسی پالیسی میں اسی قدر فرق پڑا ہے جسقدر کہ لوبناف کے مرنے پر پڑا تھا - اگر آخر الذکر کی وفات نے انگلستان کو بیفکر کردیا تھا تو اول الذکر کی وفات کا بھی یہی نتیجہ ہوگا - اور اگر مورا ویف لوبناف کے بھی بڑے بھائی ثابت ہوتے تھے - تو ویسے ہی اب مورا ویف کے بھی کسی بڑے بھائی کی آمد کا متوقع رہنا چاہئے - روس کی پالیسی حصول مدعا کیوقت تک برابر قائم رہیگی - یہ پالیسی انگلستان کی مخالف ہے - اور اس لحاظ سے بیشک ایک حد تک خوش ہونا چاہئے کہ اس مخالفانہ پالیسی کو عمدگی کے ساتھہ چلانیوالا ایک وزیر مرگیا ہے - مگر یہ محدود خوشی بھی تب ہی دیرپا ہوسکتی ہے کہ اُسکا جانشین ویسا قابل نہ ہو - اس تحریر سے ہمارا یہ ہی مدعا نہیں کہ ہندوستان سے فوج باہر نہ بھیجی جائے - نہیں - ملک کی بیرونی واندرونی حفاظت کا معقول انتظام کرنیکے بعد جسقدر فوج کی گنجایش ہو - اُسے بیشک بھیجا جائے بحث صرف یہ ہے کہ فقط اس بھروسہ پر کہ ایک مخالف انگلستان روسی وزیر مرگیا ہے - ضروری جمعیت میں ایک آدمی کو بھی کم کرنا صریح نادانی ہے -

⁂

روس وانگلستان کے پولیٹیکل طریق عمل کی نسبت یہ فیصلہ کرنا کہ جامع طور پر انمیں سے فلاں افضل ہے ماہران علم سیاست وفن ملکداری کا منصب ہے لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ عام مذاق اور ایشیائی طبائع روسی طریق کو ترجیح دینگی بلکہ انکے لئے انگریزی طریق معمہ سے کم نہیں - ایشیاء میں اسوقت بہت کم آدمی فہم وفراست اور معاملہ فہمی وتدبر میں امیر عبدالرحمن کی برابری کرسکتے ہیں وہ بھی انگریزی طریق کی نسبت بارہا یہی رائے ظاہر کرچکے ہیں انکی سابق طبی مشیرہ لیڈی ڈاکٹر مس ہملٹن صاحبہ نے حال میں ایک دلچسپ مکالمہ ولایت کے اخبار ڈیلی میل میں شائع کیا ہے وہ لکھتی ہیں امیر صاحب اکثر معاملات میں علانیہ گفتگو کرتے ہیں کوئی انگریز مرد یا عورت جس سے ہز ہائنس کی ملاقات ہوئی ایسا نہوگا کہ جسپر بارہا ہز ہائنس نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر نہ کیا ہو کہ ایک نہ ایک روز نہ صرف افغانستان اور ایران بلکہ ہندوستان اور چین کا بڑا حصہ اس سلطنت میں شامل ہوجائیگا جسکو امیر صاحب دنیا میں سب سے طاقتور باور کرتے ہیں - واللہ اعلم کیا سبب ہے کہ انگلینڈ کی طاقت اسکی تدبر اور جنگی قوت نے امیر صاحب کو مطلق متاثر نہیں کیا - اگرچہ وہ دل سے چاہتے ہیں کہ کاش کوئی انکو یقین دلادے کہ انگلینڈ نہ صرف اسقدر طاقتور ہے کہ روس کے حملہ کو روک سکے بلکہ اسکا مضبوط ارادہ بھی ایسا ہی ہے - امیر عبدالرحمن خان پارلیمنٹری طریق حکومت کو ناقص سمجھتے ہیں - ہز ہائنس کی رائے میں دو پارٹیاں ایک دوسرے کی مخالف ہیں اور ایک دوسرے پر غالب آنا چاہتی ہیں بلا لحاظ مفاد ومصالح سلطنت کے روس کو امیر صاحب اسلئے پسند کرتے ہیں کہ مدارج ترقی کرتا جاتا ہے جو ملک اسکے قبضہ میں آگیا پھر نہ نکل سکا امیر صاحب نے کہا روسیوں کی عادات اور خصائل کو ہم سمجھتے ہیں - مگر اہل انگلینڈ کے رویہ کو نہ سمجھہ سکے - بقول مس ہملٹن ایک روز ہز ہائنس نے دربار میں بیان کیا کہ اگر ہم روسیوں کو ذاتی خوبی کی وجہ سے پسند کرتے ہیں تو اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ پولیٹیکل تعلقات میں بھی انکو ترجیح دیتے ہیں - مگر ساتھہ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر ہم تمہارے سامنے جو ایک انگریز عورت ہو یہ بیان کریں کہ ہم کو گورنمنٹ برطانیہ سے محبت ہے جو ان قطعات پر قابض ہے جو کسی وقت افغانوں کی تحت میں تھے تو تم اپنے دل میں کہوگی کہ یہ شخص بیہودہ ہے اور اسلئے ایسا کہتا ہے کہ ہم سے ڈرتا ہے اگرچہ دل میں نفرت کرتا ہے اور جب موقع پڑیگا بیوفائی دکھلائیگا لیکن حقیقت میں یہہ سوال پسند یا ناپسند کا نہیں ہے بلکہ خود غرضی کا مسئلہ ہے روس کی قدیم آرزو یہ ہے کہ سمندر کے کنارہ پر ایک ساحل اسکو ملجائے - وہ ساحل کہاں ہے جنوب میں - افغانستان اور بلوچستان کے سر پر دوسرا سوال روٹی کا ہے روس کے شمالی برفانی ملک کی آبادی کے لئے غلہ کہاں سے مل سکتا ہے ؟ ہرات سے یا بامیان یا قندہار - کابل یا ہندوستان سے کیونکہ یہ قدرت کا قانون ہے ہر جاندار شے سورج کیطرف رجوع ہوتی ہے - لہذا روس کی جاگرفیکل حالت نے اسکو افغانستان کا قدرتی دشمن بنادیا ہے اور تم انگریز لوگ بھی اس بات کو جانتے ہو جیسا کہ میں جانتا ہوں - امیر صاحب نے مس ہملٹن سے یہ بھی فرمایا کہ یہ محبت نہیں ہے جو تمکو آمادہ کرتی ہے کہ افغانوں کے ساتھہ عہدنامے کرو - بلکہ یہ اپنی حفاظت کا سامان ہے کیونکہ روس ہمارا ایک مشترک قومی دشمن ہے - برٹش بھی افغانستان فتح کرنیکی خواہش کرسکتے ہیں لیکن اس سے انکو کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن روس کے لئے اسکا حاصل کرنا نہایت مفید ہے لہذا روسیوں کی نسبت میری خیالات خواہ کیسے ہی عمدہ ہوں میں اسکے ساتھہ دوستی

نہیں کرسکتا کیونکہ وہ میرے ملک کا قدرتی دشمن ہے۔

مس ہملٹن وقمطراز ہیں کہ جب امیر صاحب اس قسم کی رائیں ظاہر کرتے ہیں تو گویا وہ افغانستان کو جو ہاتھ بتلاتے ہیں کہ باوجود بہت سی ترغیبوں کے کیوں وہ شروع سے ابتک انگلنڈ کے دوست بنے رہے امیر صاحب نے بیان کیا کہ جب میری مشکلات روسی پیشقدمی کی وجہ سے شروع ہونگی جو بلاشبہ شروع ہونگی تو میں بخوبی جانتا ہوں کہ جب میں سرکار انگریزی سے مدد کی درخواست کرونگا تو مجھکو کیا جواب ملیگا جواب یہ ہوگا۔ ہمیں آپکی حالت پر بہت افسوس ہے ہم بڑی خوشی سے آپکی مدد کرتے لیکن آپنے ہمیں اجازت ندی کہ افغانستان میں ہر طرف ریلیں بنالیتے۔ پس اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہم نے یہ عہدنامہ آپکے ساتھ کیا ہے کہ بیرونی حملہ آوروں کے خلاف ہم آپکو مدد دینگے لیکن ہم نہ تو افواج بھیج سکتے ہیں نہ آلات حرب کیونکہ بار برداری کا کوئی ذریعہ نہیں۔ آخر میں امیر صاحب نے کہا کہ میں ایک پیشہ کیطرح چاروں طرف سے تنگ جال میں پھنسا ہوا ہوں ہر طرف تباہی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا کیونکہ میرے گھر کے ہر ایک دروازہ پر ایک دشمن موجود ہے ایک بھیڑیا۔ ایک پلنگ ایک شیر میرے نگلجانے کو مستعد ہے۔

ایک مسلمان مفلس عورت کی قابل تعریف و تقلید فیاضی

[کل دنیا کے اخبارات میں ایک امریکن مفلس عورت کی بڑی تعریف

ہو رہی ہے کہ اسنے قحط زدگان ہند کے فنڈ میں اپنا کل اندوختہ (چالیس یا پچاس روپیہ) دیدیا۔ اور اگرچہ اس شخص نے جسکی معرفت اسنے یہ روپیہ داخل کیا اسنے بہت سمجھایا کہ وہ کچھ اپنے لئے رہنے دے۔ اسکی اپنی حالت قابل امداد ہے۔ لیکن وہ اپنے قابل توصیف عزم پر ثابت قدم رہی دنیا میں خیر و برکت کا جسقدر وجود پایا جاتا ہے وہ بیشک ایسی ہی انفاس طیبہ کی طفیل ہے۔ جنکے دونوں سچا درد انسانی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور بنی نوع کی خدمت کو ہی زندگی کا اولین اور سب سے بڑا مقصد سمجھتی ہیں۔ افسوس ہندوستان میں ایسی نیک لوگوں کا وجود کمیاب ہوگیا ہے۔ سچی ہمدردی ایک طرح سے عنقا ہوگئی ہے۔ نمایش و اظہار کا عام شوق پھیلگیا ہے اور ابنا ملک کا حصہ کثیر کی مصیبت و بدبختی کا باعث زیادہ تر یہی امور نامحمود ہیں۔ اگر گورنمنٹ کی مساعی جمیلہ اور قلیل التعداد شریف النفس باشندگان ملک کی نیک دلی اس غفلت و سنگدلی کی تلافی کرنیوالی نہ ہوتیں تو ملک کا خدا ہی حافظ تھا جسکی طرف رجوع کرنا ہی بالعموم ایسا فراموش کر دیا گیا ہے کہ گویا اسکا کچھ وجود ہی نہیں یا کم از کم دنیا کے معاملات سے اسکو کچھ سروکار نہیں۔ کہنے کو تو ایک شخص بھی ایسا نہ پایا جائیگا۔ جو اس عام مصیبت کو دور کرنیوالا حرف ذات ایزدی کو سمجھتا ہو اور بنظاہر مجلس یا ان میں دن رات کی چوبیس گھنٹوں میں کم از کم ایک آدھ مرتبہ اُس سے التجا بھی نکرتا ہو لیکن اسکے باوجود فضل ربی کی شامل حال ہونے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ خلوص عقیدت کا نام و نشان نہیں رہگیا۔ یہاں بھی زیادہ تر نمایش و اظہار کا عمل دخل ہو رہا ہے۔ ایسے بہت تھوڑے ہیں جنکے دل پر واقعی چوٹ ہو اور وہ سچے عجز و نیاز سے اسکی جانب رجوع کرنیوالے ہوں لیکن ایسے شخص ابھی موجود ضرور ہیں۔ ورنہ دنیا کی صورت موجودہ حالت سے بھی زیادہ تباہ و مہیب دکھائی دیتی۔ اور خداوند کریم کا شکر ہے کہ گو ہماری امراء و متمولین میں بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی رکھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن ہمارے غربا کی اخلاقی حالت ایسی متبذل نہیں ہوئی۔ اور مسلمانوں میں ابھی تک ایسے نیک دل مرد اور عورتیں موجود ہیں جو شکر کہ صدر امریکن خاتون سے حقیقی شرافت انسانی میں کم نہیں ہیں۔ ترکی اخبارات استنبول ایک بیوہ مسلمان عورت کی بہت مدح و ثنا کر رہے ہیں کہ اسنے اپنا کل زر اندوختہ مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ ہندوستان کے قحط فنڈ میں دیدیا ہے۔ حالانکہ اسکی دکان کا کل راس المال اس رقم سے زیادہ کا نہیں ہے۔ اس نیکبخت خاتون نے یہ فیاضی اب پہلی مرتبہ ہی نہیں دکھائی بلکہ کل موقعوں پر وہ اسی طرح اپنا کل جمع جتھا حوالہ کر دیتی رہی ہے۔ محاربہ روم و یونان کیوقت اسکے پاس تین سو روپیہ جمع تھے یہ کل رقم اُسنے اولاد شہدای اور مجروحین کی امداد کے لئے عطا کر دی۔ آیدین کے زلزلہ کی مصیبت زدگان کے لئے پچھلے برس جب چندہ ہوا تو اسکے پاس ستر روپیہ تھے ستر کے ستر ہی اُسنے چندہ میں دے ڈالے۔ کیا ہماری متمولین اور خوشحالوں کو اس نیکبخت فرشتہ خصلت مسلمان خاتون کی فیاضی و سخاوت کے حالات معلوم ہونے سے بھی کچھ عبرت ہوگی اور غیرت نہ آئیگی؟۔

بغاوت اشانٹی

کے حالات کو عام فہم بنانیکے لئے پاونیر نے اس ملک کی گذشتہ تاریخ ایک مضمون میں شائع کی ہے جسکا اردو خلاصہ ہمعصر رسول نے حسب ذیل کیا ہے:۔ مغربی افریقہ میں اشانٹی کی چھوٹی سی ریاست موجودہ صدی کی شروع سے شمال مغربی سرحد ہند کے ہمیشہ تکلیف دہ رہی ہے اہل اشانٹی کی قوم نہایت جنگجو اور طاقتور ہے ملک گیری اور تجارت کے لئے وہ قمناقو متصرفی ملک کی طرف یورش کرتی اور کمزور قوموں کو زیر کرتے رہے مگر یہ کیفیت زیادہ تر اُسوقت تک رہی جبتک یورپ کی مہذب قومیں اُنکو سابقہ نہ پڑا تھا۔ اول ۱۷۱۹ء میں ڈچ قوم نے ساحل طلا پر قبضہ کر کے مستحکم قلعے تعمیر کئے۔ مگر بعد میں یہ علاقہ ایک برٹش کمپنی کی تحت میں آیا ۱۸۰۶ء میں اہل اشانٹی سے برٹش کی پہلی دفعہ مڈبھیڑ ہوئی جبکہ اشانٹی والوں نے فرقہ فانٹی پر حملہ کیا تھا۔ برٹش کمپنی نے بدیں خیال کہ مبادا وہ برٹش قلعہ جات پر حملہ آور ہوں انکی تمام شرائط منظور کرلیں یعنی شاہ اشانٹی فانٹی کا حاکم تسلیم کیا گیا۔ انگریزی قلعونکی زمین کا خراج دینے کا وعدہ کیا اور ایک قیدی جو برٹش پناہ میں آیا تھا واپس دیگیا ۱۸۱۷ء میں اہل اشانٹی اور فانٹی میں پھر جنگ ہوئی۔ برٹش نے چونکہ اس معاملہ میں دخل دیا تھا اسلئے اشانٹی والوں نے ساحل طلا کے قلعونکو گھیر لیا۔ آخر اس فساد کا خاتمہ اس طور پر ہوا کہ فرقہ فانٹی کو کمپنی نے بہت سا روپیہ دیا کہ وہ اہل اشانٹی کو بطور تاوان کے دیکر صلح کرلیں۔ ۱۸۲۱ء میں برٹش ویسٹ افریکن کمپنی سے گورنمنٹ برطانیہ نے علاقہ لیلیا اور ۱۸۲۴ء میں سر چارلس میکارتھی اول گورنر ساحل مغربی افریقہ نے اشانٹی پر حملہ کیا لیکن وہ اپنی تمام فوج کیساتھ قتل ہوگیا ۱۸۲۶ء میں اہل اشانٹی ساحل کیطرف بڑھے مگر انہوں نے شکست اٹھائی ۱۸۳۱ء میں صلحنامہ قرار پایا جسپر ماسوا ۱۸۵۳ء کے فساد کے ۱۸۶۳ء تک عملدرآمد رہا لیکن اس سال سے پھر تنازعہ شروع ہوا۔ اور ۱۸۷۳ء میں ختم ہوا جبکہ اہل اشانٹی نے ساحل طلا پر قبضہ کرلیا تھا۔ اور سر گارنٹ وولزلی کی ماتحتی میں ایک مہم روانہ کی گئی تھی۔ دو ماہ تک لڑائیاں ہوئیں اور برٹش فوج نے کماسی کو فتح کرلیا شاہ اشانٹی کی فوج کو شکست ہوئی اس مہم میں ۱۰۰۰ برٹش اور ۲ ہزار دیسی فوج شامل تھی جسمیں سے ۲۰ آدمی ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہوئے۔

اس فتحیابی کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ اشانٹی نے ان شرائط پر صلح کرلی کہ ساحل طلا کے دعوی سے دست بردار ہوا سونا گرونکی حفاظت کا ذمہ لیا اور انسانی قربانی کا رواج بند کیا علاوہ ازیں ۵۰ ہزار اونس سونا بطور تاوان کے دینا منظور کیا لیکن اس عہدنامہ کی بعض شرائط کی تعمیل آجتک نہیں ہوئی۔ چنانچہ ۱۸۹۵ء میں مسٹر میکسویل گورنر گولڈ کوسٹ کمیسل نے زور دیا کہ کماسی میں برٹش رزیڈنٹ رہا کرے۔ شاہ نے یہ شرط نامنظور کی اور براہ راست لندن سے خط و کتابت کرنی چاہی۔ آخر الٹی میٹم دیا گیا جسکا شاہ اشانٹی نے جواب ندیا۔ مہم روانہ کی گئی اور جنوری ۱۸۹۶ء میں برٹش فوج ظفر موج کماسی میں بلا مزاحمت داخل ہوئی۔ شاہ پریمپہ نے سر تسلیم خم کیا۔ وہ تخت سے اُتار کر معہ بڑی بڑی سرداروں کے سیرالیون کو جلاوطن کیا گیا اور ۲۷ر اگست ۱۸۹۶ء کو ملک اشانٹی برٹش سایہ عاطفت میں آیا اور کماسی میں رزیڈنٹ مقرر کیا گیا۔

اب تمام فساد مٹ گیا تھا کسی شورش و شر کا اندیشہ نہ تھا مگر اپریل ۱۹۰۰ء میں ایک ناگہانی شورش بپا ہوئی جسنے موجودہ خوفناک صورت اختیار کرلی ہے۔ ۲۶۔ مارچ کو سر فریڈرک ہوگسن گورنر گولڈ کوسٹ کماسی میں وارد ہوئے اور ۳۱۔ مارچ کو ایکدستہ پولیس کو حکم دیا کہ طلائی چوکی کی تلاش کرے جو شاہان اشانٹی کی لوازمات شاہی کا ضروری جزو ہے۔ اہل اشانٹی اس کارروائی سے بہت برانگیختہ ہوکر بغاوت پر آمادہ ہوئے پولیس کے کئی آدمی مارے گئے تمام ملک میں فساد کی آگ پھیل گئی۔ اور ۲۵۔ اپریل کو ۱۰ ہزار باغیوں نے قلعہ کماسی پر حملہ کیا اور رزیڈنٹ صاحب معہ اپنی جمعیت کے محصور ہوگئے۔ اشانٹی کی مختلف قومیں جنمیں ہمیشہ دشمنی رہتی تھی سب سرکار انگریزی کے خلاف متفق ہوگئیں ہیں۔ ان قوموں کے نام یہ ہیں۔ یونانسی۔ اچواہمہ۔ پیوسس۔ اجامس۔ نکردن۔ نامپون۔ نسوٹہ۔ اسواتن وغیرہ یہ قومیں ۵۰ ہزار جنگجو آدمیوں کی جمعیت میدان میں لاسکتی ہیں قلعہ کماسی کے ۲ برٹش آفیسر اور ۱۲ دیسی سپاہی ہلاک و مجروح ہوئے۔ ۲۹ر اپریل کو لگوس سے کمک آئی مگر راستہ میں فوج کمک کو سخت مقابلہ پیش آیا جسمیں تین سپاہی ہلاک ۵۰ آفیسر اور ۱۵۹ سپاہی مجروح ہوئے ایک اور کمک بھیجی

مُراسلات

فاضل اڈیٹر صاحب - السلام علیکم - میں چند ہفتوں سے ناظرین اخبار وکیل کی خدمت سے قاصر ہوں - نہ اس لیے کہ میں نے سلسلہ مشاہیر اسلام کو آیندہ کے لئے ختم کر دیا ہے - بلکہ صرف کم فرصتی اور بکاری کاروبار میں مصروفیت نے میرا خالی وقت لے لیا ہے - میں جلد تر تربیت طبع ناظرین کے لئے پھر کچھ لکھونگا چند ہفتہ ہوئے کہ ایک خریدار صاحب نے وکیل سلطان ٹیپو کی سیرت لکھنے کی درخواست فرمائی تھی - اُن ہی کی تائید میں لاہور سے ایک صاحب نے میری نام خط ارسال فرمایا تھا - اب جناب سید محمد اعلی صاحب نائب محاسب محکمہ فنانشل حیدر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں - کہ صونیائے کرام اور بزرگان عظام کے حالات بھی ہوا کریں - میں اسلئے کہ وکیل کو قوم کی وسعت معلومات - اور ذہنی و علمی ترقیات کا آلہ سمجھتا اور اپنے مقاصد میں اسکو افتخار کے ساتھ کامیاب دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں - اپنے اخوان الصفا کے احکام کی بجا لانے میں دریغ نہ کرونگا - (ان شاء اللہ تعالیٰ) بشرطیکہ گاہے ماہے کی غیر حاضری معاف سمجھی جائے

(راقم قاضی محمد سلیمان عفی عنہ)

ہیرو و ورشپ ہمارے آج کے مضمون کا عنوان انگریزی ہے انگریزی خوان اصحاب کو تو ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے - اردو خوان احباب کے لئے سرخی مضمون کا ترجمہ ہونا ضروری ہے - ان انگریزی الفاظ کا ایکدو اردو الفاظ میں ترجمہ کرنا نہایت مشکل ہے اور ہماری جیسی محدود لیاقت والے اشخاص کے لئے تو قریباً ناممکن ہے - پیرزادہ محمد حسین صاحب ایم - اے - ڈسٹرکٹ جج لاہور کو خدا نے خاص ملکہ دیا ہے کہ وہ اس قسم کے جملوں کے ترجمہ کے لئے عجیب عجیب الفاظ تراش سکتے ہیں - شہادت میں مارکبی صاحب کی کتاب فقہ قانون پیش کیجا سکتی ہے - ہم بجائے لفظی ترجمہ کرنے کے تھوڑی سی عبارت لکھدیتے ہیں - جس سے ترجمہ کا مطلب پورے طور پر ادا ہو جائیگا - اور معنے سمجھ میں آجاویں گے واضح ہو - کہ دنیا میں ایسی قومیں ہوگذری ہیں اور موجود بھی ہیں - جنہوں نے اُن بڑے بڑے اور عالیشان اشخاص کی یادگار قائم رکھنے کا کچھ نہ کچھ اہتمام کیا ہے - جو اپنے اپنے وقت میں کوئی بڑی بھاری خدمت قوم یا ملک کی کر گئے ہیں - یا جنہوں نے کسی خاص موقعہ پر کسی انسانی وصف کے ثبوت تکمیل میں جان و مال تک قربان کر دیا ہے - مصری پنیار - اٹلی کی بُت اسی قسم کی کم و بیش یادگاریں ہیں - اور ان یادگاروں سے بڑے بڑے لوگوں کے نام زندہ ہیں - اور کیوں جاؤ خاص تمہارے ملک پنجاب میں جا بجا بڑے بڑے انگریزوں کے قد آدم بُت کھڑے ہیں جو اسی رواج کا ثبوت دیتے ہیں جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے - جن قوموں کو خدا نے تاج بخشا اور انہیں علم کی روشنی پہلی ان قوموں نے اپنے مردان میدان کی ہڈیوں کو طعمہ زاغ و زغن ہو کر صفحہ دنیا سے مٹنے نہیں دیا ہے بلکہ انکی یادگاریں قائم کیں - اور آنے والی نسلوں کے لئے منجملہ اور وسائل تعلیم کے یہی ایک وسیلہ تعلیم قائم کر دیا - ہمارے ہندو بھائیوں میں سالانہ دسہرہ کا کھیل محض ہیرو ورشپ کا تماشا ہے - تم تاول اور تاریخیں پڑھتے ہو - یہ کیا ہیں - حرفوں اور نقطوں کے مصالحہ سے بڑے بڑے لوگوں کی یادگار کی رنگین عمارتیں تیار کی گئی ہیں - پس ان مردان میدان کو جنہوں نے کوئی بڑا کام کیا ہو - یا کوئی بڑی قدرت کی ہو - یا کسی اعلےٰ درجہ کی انسانی وصف کی تکمیل کر کے دکھائی ہو - انگریزی میں **ہیرو** کہتے ہیں اور انکی یادگار قائم کرنے کو **ورشپ** کہتے ہیں - ہمکو ڈر ہے کہ ہم اب بھی شاید پورے طور پر اپنے مطلب کا اظہار نہیں کر سکے ہیں - مسلمانوں کی قوم پر بھی عروج کا وقت آچکا ہے اور آیا بھی تھا - تو بڑی ضرورت کا آیا تھا - چاہئے تھا کہ جو لوگ قوم میں ہیرو ہوئے تھے انکی بھاری بھاری یادگاریں قائم کیجاتیں مگر جہانتک ہمکو معلوم ہے - اس طرف توجہ نہیں کیگئی - یا کم از کم یہ کہ پوری توجہ نہیں کی گئی - ممکن ہے کہ اور کسی دینی یا دنیاوی غرض سے کچھ کیا گیا ہو - مگر ہیرو ورشپ کے خیال سے بہت ہی کم کیا گیا ہے یا کچھ بھی نہیں کیا گیا ہے - اگرچہ بعض ممالک میں بڑی بڑی عمارتیں مثلاً - پُل - سرائے - مسجد - نہر - باغ وغیرہ موجود ہیں - مگر یہ قوم کیطرف سے ورشپ نہیں ہوئے - بلکہ خود لوگوں نے اپنی یادگار خود چھوڑی ہے کسینے اپنی مذہبی اعتقاد کیوجہ سے کسی کے لئے کچھ کیا ہے - ہیرو ورشپ نہیں کی ہے - مولانا شبلی صاحب نے اسلامی اقوام میں سے چند **ہیروز** چنے تھے اونکا خیال تھا - کہ ہر ایک کے لائف لکھ ڈالیں - ایک ہیرو کے لائف تو نکالدی تھی باقی کے لئے خدا جانے کیا کیا گیا - ہمارا خیال ہے - کہ مسلمانوں کا ذہن رسا اس اہم وسیلہ تعلیم قوم تک پہونچا تو ضرور ہوگا - مگر چونکہ اسلام بت پرستی کی بیخ کنی کے لئے دنیا میں آیا تھا - بواسطے علماء دین دار نے اس قسم کے یادگار پن کو فتنہ مذہبی کا باعث سمجھا - اور قوم کی طبیعت کو اس مفید کام کیطرف سے نفور کر دیا - بیعت رضوان کا درخت کتنی بڑی بھاری واقعہ تاریخ کی یادگار تھا - اور قوم اوس یادگار کو یادگار سمجھنے بھی لگی تھی - مگر حضرت عمر فاروق رضؓ نے مذہبی عینک میں سے اسکو فتنہ کا شجر دیکھا - اور سمجھا - کہ اسکے ثمر آخر کار تلخ ہونگے جسنے اسلامی تعریف ذہنی میں بذات خود بیدا ہو جائیگا - فوراً جڑ سے کٹوا پھینکا - یا یوں کہو کہ ضرورت وقت نے انکے کان میں آکر مخبری کی اور نیک نیتی نے آگے بڑھکر اونکے ہاتھ کلہاڑی پکڑا دی - یادگار مٹ گئی - اسی مذہبی وجہ سے تصویر کشی کا عالی پایہ فن اہل اسلام میں مروج اور ترقی پذیر نہ ہوا - قوم کی طبیعت میں نیچرل طور پر مذاق موجود تو تھا ہی - جب وہ جوش زن ہوا اور تصویریں تیار ہوئیں - تو علماء دین نے تصویر کشی کے مسئلہ کو مختلف نگاہوں سے دیکھا - ایک قسم کی تصویریں تو جائز ٹھہر گئیں - جو جائز ٹھہریں وہ مضمون پردوں سے اڑکر علماء دیندار کے کمروں کی دیواروں تک جا پہونچیں - اور وہاں شیشوں میں پڑی ہو کر جائز ٹھہریں جو ناجائز ٹھہریں وہ صورت تصویر خاموش کھڑی - علماء دیندار کا منہ تکا کیں اور چھیڑ خانی کے طور پر کہنے لگیں ؎ تو نہیرا ادھر بھی اور نہیں اور سہی + چونکہ دوسری قسم کی تصاویر جاندار بھری تھیں - اسلئے انہوں نے نئے خیالات کے مسلمانوں کے ڈرائنگ روم میں عمل دخل جبراً کر لیا اور علماء دیندار کو منہ چڑانا شروع کر دیا - علماء بیچارے حیرت زدہ انکی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں ؎ من ازاں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم + کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را + شدہ شدہ صورت یہ آکر ٹھہری - کہ یا تو خدا پرستی رہ گئی اور یا بت پرستی رہ گئی - درمیانی کوئی صورت جائز نہ ٹھہر سکی - گویا ہیرو ورشپ کا مسئلہ درمیان سے ہی اٹھ گیا - یورپ میں اسوقت بھی بڑے بڑے لوگوں کی یادگاریں قائم ہیں وہاں میلے ہوتے ہیں - پھول والوں کی سیرین ہوتے ہیں - سالگرہ کے موقعہ پر لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے - عرس ہوتا ہے - اور جس انسانی وصف سے متوفی

بے نظیر جیبی حمائل شریف مترجم یہ حمائل نہایت ہی صحیح - خوشخط - عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ - جسکی صحت آٹھ مولویوں حافظوں اور قاریوں سے کرائی گئی ہے جنکی مواہیر حمائل کے آخیر میں ثبت ہیں منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف الصدق منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے - ترجمہ مولوی شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کیگئی ہے - جلد نہایت عمدہ - باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھ ہی نہیں - مجلد عمدہ غیر مجلد ۱۰ - (کل فرمائشیں بنام منیجر اخبار وکیل امرتسر آنی چاہئیں -)

کھانسی کا عمدہ علاج چمبرلین کی کھانسی کی دوائی سے ہزارہا شفایاب ہو کر زندگی سے حظ اٹھانے کے قابل ہو گئے ہیں - حلق پھیپھڑے کی کوئی شکایت ہو - اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوگا - بچوں کی مرغبہ کھانسی - جسے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا ہو - اس دوائی سے کافور ہو جائیگی - جن مریضوں کو شفا سے مایوسی ہو چکی تھی اور شہد صحت بخش سے نجات کی امید سو بھی کوئی فائدہ نہ ہوا تھا مانکو اسکے استعمال سے کلی و قطعی فائدہ ہوا ہے -

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

متصف ہوتا ہے اُسکا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے۔ جسکا بہاری اثر قوم کے دلپر پڑتا ہے۔ ہم نے سنا ہے۔ کہ مشہور انگریزی بحری جنرل نلسن اور معروف انگریزی بری جنرل ولنگ ٹن کی یادگار کے ساتھ زندہ جنرل رابرٹس فاتح ٹرانسوال کی یادگار بھی بنائی جائے گی۔

یورپ والوں نے یہانتک فراخ حوصلگی دکھلائی ہے کہ دیگر اقوام کے چیدہ چیدہ لوگوں کی یادگار قائم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں کیا ہے۔ عمر خیام کلب سے ولایت انگلستان میں کون واقف نہیں ہے؟ اہل اسلام میں ہیرو ورشپ کی سب سے مشہور یادگار محرم کے تعزیئے ہیں۔ جو حضرت حسین ؓ کی شہادت کی یادگار ہیں۔ افسوس اہل اسلام کے مختلف فرقوں نے اس یادگار کو مختلف نگہ سے دیکھا ہے۔ ہمکو یہاں اس امر کی بحث کرنا کہ اس یادگار کا موجد کون ہے اور اسنے کس خیال سے اسکو قائم کیا۔ مطلوب نہیں ہے اور نہ ہم اسکے متعلق کسی فرقہ اہل اسلام کے مذہبی اعتقاد سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ سب فرقوں کے خیالات کو مذہبی ہونیکے باعث عزت و ادب کی نگہہ سے دیکھتے ہیں۔ اہل تشیع جو اپنے تئیں اہل بیت کا فدائی سمجھتے ہیں۔ اس رسم کو بڑی تزک و احتشام سے ادا کرتے ہیں بلکہ اس رسم کو مذہب اسلام کا رکن رکین خیال کرتے ہیں۔ اور اگر ہماری آگاہی غلط نہیں ہے تو شاید شہید کربلا کے لئے رونا افضل عبادات میں سے شمار ہوتا ہے۔ اور انہیں خیالات کی بنیاد پر انہوں نے اس رسم کو مذہب اسلام کا جزو اعظم قرار دیدیا ہے۔ حتے کہ یہ لوگ اپنے جسم کو اپنے ہاتھوں سے ایذا دینا موجب ثواب خیال کرتے ہیں اور اسکو ایک عبادت شمار کرتے ہیں۔ اس طریق سے ہیرو ورشپ شدہ شدہ گاڈ ورشپ میں جا شامل ہوئے اور یہ ہماری سمجھ میں افراط ہے۔ اہل سنت نے اور در خصوص اُن فرقوں نے جو زیادہ مذہبی سسٹم اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس رسم ہیرو ورشپ کو کفر، بت پرستی اور شرک اور خدا جانے کیا اور کیا ٹھہرا رکھا ہے۔ یہ حضرات ہی زور و زبردستی کرتے ہیں اور خواہ نخواہ ہیرو ورشپ کی یادگار کیطرف نہیں نگہہ سے دیکھتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں مذہبًا یہ یادگار نہ جائز اور نہ ناجائز ٹھہرتی ہے۔ ہاں عام شینل معاملات اور ضروریات کے لحاظ سے یہ یادگار نہایت مفید اور ضروری ہے۔ اور یہ ایک ایسی ہیرو کی یادگار ہے جسنے اپنے معتقدات کے خلاف کارروائی کرنے سے انکار کیا اور اُنپر پورے طور پر ثابت قدم رہ کر اپنی جان و مال کو اُنپر قربان کر دیا۔ اور میدان جنگ میں وہ داد شجاعت دی۔ کہ رستم و اسفندیار ایران کے کو بھولا بسرا کر بڑے حیران دیکھتے رہ گئے۔ اور انگشت بدندان کہتے رہے کہ عرب کا نوجوان ہیرو ازم کے دربار میں خاص درجہ کی کرسی پر بیٹھنے کا مستحق ہے۔ اور یہ وہ بہادر سپاہی ہے جسکے پاؤں خود شجاعت استقلال اور ثابت قدمی نے آکر چومے ہیں۔ اور نذر کہائی ہے۔ دنیا کے مشہور سپاہیوں میں مثلاً سکندر۔ ڈیوک اوف ولنگٹن۔ نلسن۔ نپولین۔ رچرڈ شیر دل رابرٹس کوئی ایک شخص بھی شہید کربلا کے روبرو کھڑا ہو کر سہری تمغا نہیں جیت سکتا ہے۔

اسی پاک شخص کی قابل افسوس بے وقت موت نے آخر کار بنی اُمیہ کی اتنی بہاری سلطنت کو خاک میں ملا دیا۔ پس اس قسم کے لوگوں کی یادگاریں اگر قوم میں رہیں اور قوم اُنکی ورشپ کرے تو ہمارے خیال میں وہ قوم کے مارل اور مارشل سپرٹ قائم رکھنے کا بہاری وسیلہ ہو سکتی ہیں اور قوم قوم اسی وقت تک رہ سکتی ہے جبتک اسکا مارشل اور مارل سپرٹ اوسمیں موجود اور قائم ہے۔ مگر اس معزز یادگار کی حقیقت کے سمجھنے میں اہل سنت اور اہل تشیع دونوں نے غلطی کھائی ہے ؎ جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ چوں ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند + باقی آئندہ فقط۔

الراقم دانشمند از ہوشیارپور

قابل توجہ سرکار عالی و منتظمان کمیٹی قحط

آجکل گلبرگہ قحط زدہ لوگوں سے بالکل بھرا ہوا ہے۔ جدہر دیکھو اُدہر قحط زدہ ہی قحط زدہ نظر آتے ہیں۔ کوئی مکان ایسا نہیں ہے کہ جسکے روبرو ہر وقت بیسوں قحط زدہ روٹی روٹی پکارتے ہوئے نہ کھڑے ہوں۔ خاص کر شہر گلبرگہ میں منجانب سرکار محتاج خانہ یا کوئی اور ذریعہ محتاجوں کی امداد کا خاطر خواہ نہ ہونے سے بیچارے غربا بیمارے فاقوں کے بھوکے مر رہے ہیں۔ حتی کہ لوگوں نے بھوک سے تنگ آکر چھوٹے چھوٹے بچوں کو جو شب و روز سینوں سے لگائے رہتے تھے بمجبوری تمام اپنے گودوں سے علیحدہ کرنا گوارا کر لیا ہے۔

اگرچہ جناب مولوی میر حسین علیخانصاحب سوم تعلقدار ضلع گلبرگہ اپنی فیاضی و دریا دلی کو کام میں لاکے حتی المقدور غریبوں اور محتاجوں میں ہر روز دو وقت جوار و روٹی تقسیم کراتے ہیں و نیز جنابِ معزز ساہوکار بھی اپنیمیں چندہ کر کے قحط زدوں میں روٹی تقسیم ہونیکا بندوبست کیا ہے اور روٹی ہر روز تقسیم ہوا کرتی ہے لیکن یہ امدادیں خاص قسم کی ہیں بعض دفعہ بعض ویسے ہی کورے بیرنگ واپس ہو گئے۔ ایسی قحط زدوں کے لمبے چوڑے گروہ کو ان عالی ہمت لوگوں کا دست کرم کہاں تک تھامیگا۔

اب غریبوں اور محتاجوں کی حالت انتہا درجہ کی نازک ہو گئی ہے ایسے نازک اور پر آشوب وقت میں سرکار اور منتظمان کمیٹی قحط ممالک محروسہ سرکار عالی کو ضرور ہے۔ کہ بجائے آفت کے مارے قحطی لوگوں کی جان بچانیکے لئے حتی الوسع جسقدر جلد ممکن آیک محتاج خانہ جسکی ہوقت اشد ضرورت ہے۔ شہر گلبرگہ شریف میں قائم فرما کر رعایا و غربا پروری کو کام میں لاویں۔

اس قحط سالی عظیم کے دست تظلم سے تنگ آکر بہت سے مزارعین نے اپنی اپنی اراضیات اونے پونے داموں میں ساہوکاروں کے پاس بیع و رہن کر دی ہیں۔ اور اکثر لوگ ایسا ہی اپنی زمینات کو چھوڑ کر بغرض گذر بسر پروری دوسرے مقامات میں چلے گئے ہیں۔ حکام مال و منتظمان قحط کو ضرور ہے کہ رعایا جو پنجہ قحط میں پھنسی ہوئی ہے اسکے نکالنے میں کوشش بلیغ کریں۔ اور اس امر کا انتظام رکھیں کہ غریب بیچارے مزارعین سے جنکی بسر اوقات زراعت ہی پر منحصر ہے۔ اراضیات کسی حیلہ سے علیحدہ نہ ہونے پاویں ورنہ اسمیں سرکار کا بے حد نقصان متصور ہے۔

سال گذشتہ کافی طور پر بارش نہ ہونے سے اراضیات میں کسی قسم کی فصل نہ ہوئی جسوجہ سے اول ہی رعایا سخت پریشان ہو ہو کے نیم مردہ ہو چکی تھی۔ رقم مالگذاری کے تقاضہ نے اور بھی ان غریب بیچاروں کو زندہ درگور کر رکھا ہے۔ حکام مال کو چاہئے حسب قانون مجریہ سرکار بیچارے آفت کے مارے مزارعین سے رقم مالگذاری کا وصول کرنا سر دست ملتوی فرما کر رقم مالگذاری برآیندہ رکھیں یا معافی دیدیں۔ نہیں تو رعایا کا زندہ بچنا اور خوش حال رہنا دشوار ہے۔

وفات حسرت آیات

ہم نہایت ہی افسوس کے ساتھ اس حادثہ جانکاہ و صدمہ ناگاہ کو تلمبند کرتے ہیں۔ کہ دریں ایام نافرجام بتاریخ ۱۵۔ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۸ھ عالیجناب مولانا مولوی محمد عبد الباقی صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف جو بہت ہی نیک نام منصف مزاج رحم دل غربا پرور تھے۔ چند دن علیل رہکر اس دنیائے فانی سے رہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ مرحوم و مغفور دولت نظام کے سچے بہی خواہ عہدہ داران میں سے زمانہ دیدہ اور لائق تجربکار عہدہ دار تھے۔ جنکی حسن گذاری دیانت و امانت داری سے سرکار راضی رعایا شکور تھی۔ صوبہ دار صاحب مرحوم کا جنازہ فوجی اعزاز کے ساتھ اٹھایا گیا۔ ہزارہا خلقت جنازہ کے ساتھ تھی۔ شب کے گیارہ بجے صحن درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز میں دفن ہوا۔

البرامکہ

اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ جسمیں نہایت محنت و تحقیق سے خلیفہ ہارون الرشید عباس اور اسکے نامور وزیر یحییٰ فضل و جعفر برمکی کی تفصیل سوانح عمری لکھی ہے۔ عربی ادب اور اخلاق کی مستند کتابوں سے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ علاوہ تفصیلی واقعات مذکورہ بالا ہیروؤں کے اسباب زوال برامکہ اور جعفر و عباس و ہمشیرہ خلیفہ ہارون الرشید کی شادی کی غلط واقعہ کی تحقیقات۔ اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ کل کتاب تین حصوں پر ۲۷ جزو میں ختم ہوئی ہے۔ کاغذ درجہ اعلےٰ۔ تصویر جعفر برمکی مطلا۔ جلد خوب صورت پایدار قیمت عہ

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی

یہ وہ نادر زمانہ ہے جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی۔ اب اردو میں موجود ہے۔ ۶ھ ہجری سے ۱۱۸۰ھ ہجری تک کے حالات سفر اس خوبی سے لکھے ہیں کہ آجتک کسی مورخ نے ایسے نہیں لکھے۔ ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح و بسط سے لکھتا ہے۔ یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے۔ کاغذ اعلےٰ دبیز کاچھپائی عمدہ۔ تحریر بینظیر علاوہ مصور لڈاک عہ

المشتہر حافظ احمد علی خان شوق مالک مطبع احمدی دیانت رامپور۔ کوچہ لنگر خاں

علیگڈھ کالج میں طالبعلم کی زندگی کیونکر بسر ہوتی ہے

زمانہ حال کے ناول نویس اکثر صبح کا سمان باندھنے کے وقت نکبیر موذن کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ ناول کی ہیروئی کی نسبت تحریر فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اُسنے اُٹھکر بڑی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز فجر ادا کی لیکن میری دانست میں وہ لوگ یہ سب کچھ اسلئے لکھدیتے ہیں کہ اُنہیں ایسا لکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ ورنہ نماز تو درکنار۔ یہاں صدائے اذان کا بھی کانوں تک پہونچنا محال نہیں تو ایک امر مشکل ضرور ہوتا ہے۔

خواب نوشیں صبح کو چھوڑ کر نماز فجر کا ادا کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ خیر ناولوں کے فرضی ہیرو کے حق میں یہ بیان غلط سہی۔ لیکن طلبائے علیگڈھ کالج کی زندگی کا تو واقعی سچا فوٹو ہے۔ یہاں اذانِ صبح ہی پر اکتفا نہ کرکے مؤذن صاحب بحکم مسٹر فارسین ایک گھنٹہ لیکر ہر محوِ خواب کے سرپر اس زور سے بجاتے ہیں۔ کہ اگر کوئی خوابِ مرگ میں ہو تو بھی اس آوازِ سخت کو سنکر اٹھ بیٹھے۔ نمازِ صبح جس شان و شوکت سے ادا ہوتی ہے اسکا کیا ذکر کیا جائے۔ ناظرین خود خیال کرسکتے ہیں۔ کہ جہاں اسقدر طلبا کا مجمع ہو وہاں کی جماعت کا کیا حال ہوگا۔ نماز کے بعد طلبا اپنے کالج کے سبق کے مطالعہ میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ ساڑھے چھ بجے دینیات کی گھنٹی ہوئی۔ مولوی عبداللہ صاحب انصاری ناظم دینیات فرقِ مبارک پر عمامہ فضیلت باندھے ہوئے کرسی پر رونق افروز ہیں اور تمام طلبا کالج انسے درس لے رہے ہیں۔ ماشاءاللہ۔ اور کچھ پڑھنے سے پہلے اور نہیں تو مذہب ہی کا نو نہیں پڑھ جاتی ہیں اور اسطرح پر دنیوی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ دینی علم کا بھی سلسلہ جاری رہتا ہے۔

تعلیم دینیات ختم ہوئی اور سب طلبا علیحدہ ہوکر چلے۔ کوئی ریاضی پڑھنے کو چلا ہے۔ کوئی انگریزی پڑھنے کو۔ کوئی سائنس پڑھنے کو چلا ہے تو کوئی منطق پڑھنے کو۔ کوئی پولیٹیکل پڑھنے کو چلا ہے۔ تو کوئی تاریخ پڑھنے کو۔ غرضکہ ۱۱ بجے کالج ختم ہوا۔ اور سب نے آکر کھانا کھایا۔ کچھ دیر تک احباب سے گفتگو رہی لطف رہی پر سب لوگ اپنی اپنی کارہائے مختلفہ میں مشغول ہوگئے۔

چند یونین کلب کو جارہے ہیں تاکہ مطالعہ اخبارات انگریزی و اردو سے مستفید ہوں۔ چند روز آئندہ کے لئے اپنے سبق کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔ اور چند غلبۂ خواب سے مغلوب ہوکر بستر خواب پر دراز ہوگئے۔ یونین کلب کا یہی جلسہ قابل ذکر ہوتا ہے۔ کالج کے تقریباً ۵ فیصدی طلبا اسمیں شریک ہیں اور صبح سے شام تک طلبا کی آمد و رفت کا سلسلہ موقوف نہیں ہوتا۔ ڈھائی بجے اور اذانِ ظہر کے سنتے ہی سب نے نماز کی تیاری کی۔ اور بعد نماز کالج کی بقیہ کارروائی کو پورا کیا۔ یا اگر کوئی مضمون یا خط لکھنا ہوا وہ لکھا۔ غرض اسطرح سے ۵ بجے ادائے نماز عصر کے بعد لوگ کرکٹ فیلڈ و فٹ بال فیلڈ کو جانے لگے۔ اور اکثر نے ٹنس کورٹ کی راہ لی۔ بس اب شام تک دوڑ دھوپ ہے۔ ورزش ہے اور لطف نمازِ مغرب سے کچھ قبل گھنٹی ہوئی۔ کہ کھیل موقوف ہوں اور لوگ نماز مغرب کے لئے تیار ہوں۔ افسوس کی نماز سکے لئے لازمی ہے اسلئے مغرب کی اتنی بڑی جماعت ہوتی ہے کہ اکثر نووارد اسکو دیکھکر دنگ رہجاتے ہیں۔

نماز مغرب کے بعد ڈائننگ ہال کی گھنٹی ہوئی اور لوگوں نے ذرا سا دم لیا ہی تھا۔ کہ دوسری گھنٹی ہوئی اور سب تناول طعام میں مصروف ہوگئے۔

بعد تناول طعام لوگ پھر یونین کلب کو چلے جاتے ہیں۔ یہاں جلسہ سا تہائے دلچسپی موجود ہی ہیں۔ کوئی شطرنج کھیلنے میں مصروف ہوگیا۔ کوئی تاش کھیلنے میں اور کوئی ہلما کھیلنے میں۔ ان کھیلوں کے لئے ایک گھنٹہ سے زائد وقت نہیں ہے۔

اسکے بعد نماز عشا ہوتی ہے جس سے فراغت کے بعد لڑکوں کو اختیار کہ چاہے سو رہیں۔ اور چاہے اپنی کتب درسیہ کا مطالعہ کریں۔ یہ تو روز کی کیفیت ہے۔ اب شنبہ کی شام کو یونین کلب میں ڈبیٹ ہوتی ہے جو مہینہ میں تین بار انگریزی میں ہوتی ہے۔ اور ایک بار اردو میں اور اتوار کی صبح کو وہیں لجنۃ الادب کا جلسہ ہوتا ہے۔ جسمیں ایک ہفتہ فارسی میں اور ایک ہفتہ عربی میں مباحثہ ہوتا ہے۔ علاوہ بریں مختلف پارٹیوں۔ جلسوں۔ اور ڈنروں کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔ کوئی مہینہ ایسا نہیں خالی جاتا جسمیں دو چار جلسے نہ ہوجاتے ہوں۔ اور اسطرح سے طلبائے کالج کی زندگی ہمیشہ کسی نہ کسی کار نیک کی مشغولی میں گذرتی ہے۔ بیکار رہنا اور کچھ نہ کرنا تو یہاں کوئی جانتا ہی نہیں۔ کوئی گناہی بد شوق کیوں نہ ہو۔ لیکن یہاں آکر اُسے کچھ نہ کچھ سیکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہاں کتابی تعلیم کے علاوہ ذرائع مذکورہ بالا سے ایک بڑا حصہ عملی تعلیم کا بھی خود بخود ملجاتا ہے۔

یہی سب باتیں تھیں جنہوں نے مجھے مخالف علیگڈھ سے شیدائے علیگڈھ بنا دیا اور اب میری جانب سے میرے ہمخیالان گذشتہ کو صلائے عام ہے کہ یہاں شوق سے آئیں اور جس قسم کا چاہیں کمال حاصل کریں۔ یہ تو کالج کا حال ہے۔ اسکول میں اس سے بھی زیادہ پابندی تعلیم و مذہب ہوتی ہے اور وہاں کی رہائش غالباً کالج سے بھی بڑھکر مفید ہوگی۔ لیکن چونکہ مجھے اسکا ذاتی تجربہ نہیں ہے اسلئے اسکا بیان اپنے کسی علیگڈھ اسکول کے دوست پر چھوڑتا ہوں۔

الراقم ابوالوفا محمد فضل الحسن حسرت عثمانی

خوش اطواری یعنی جنٹل مین کسکو کہتے ہیں

انسان کی چال چلن میں خوش اطواری ایک خاص جوہر ہے۔ جسے خوش اطواری سے کام کئے جاتے ہیں وہ ایک معمولی سے معمولی کام کو خوبصورت کر دکھاتی ہے۔ اور سچ پوچھئے تو خوش اطواری جو دنیا کی جان ہے۔ اس سے زندگی کی معمولی باتوں کو زینت ہوجاتی ہے۔ اور وہ کچھ ایسی خوشنما اور خوشگوار ہوجاتی ہیں کہ طبیعت میں لطف موفور حاصل ہوتا ہے۔ خوش اطواری کوئی ایسی بیجا یا غیر مفید چیز نہیں ہے جیسا بعض لوگ سمجھ رہے ہیں۔ دیکھیا اس سے نہ صرف زندگی کے کام درست ہوتے ہیں۔ بلکہ تمدنی تعلقات میں شیرینی اور ملائمت پیدا ہوتی ہے۔ پادری مڈلٹن کا قول نہایت صحیح ہے کہ اگر نیکی میں خوش اطواری شامل نہ ہو تو خود نیکی ناکام ہے۔

خوش اطواری کو اس عزت و توقیر سے بہت بڑا علاقہ اور سروکار ہے۔ جو انسان کو اس دنیا میں حاصل ہوتی ہے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ دوسروں کی رہنمائی اور صفات کی بہ نسبت خوش اطواری کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اگر انسان کے اطوار اچھے ہوں یعنے خلیقانہ اور نیک ہوں تو اسکو کامیابی حاصل کرنے میں اس خوش اطواری سے بہت بڑی مدد ملتی ہے اور سینکڑوں ایسے ہیں جو صرف اسوجہ سے ناکام رہتے ہیں۔ کہ انکے اطوار درست نہیں ہیں۔ مشہور فلاسفر لاک کا خیال تھا کہ بچوں کی تعلیم کے لئے اس شخص کی بہ نسبت جو عالم و فاضل یا سائنس دان ہو۔ ایسا شخص بہتر ہے جسکے اطوار پسندیدہ ہوں

الاشتہار

پچھلے مئی کے مہینے میں ہمارے پڑوس میں ایک بچہ کو ہیضہ ہوگیا۔ اور ڈاکٹروں نے اسکی صحت یابی سے صاف جواب دیدیا۔ میں چیمبرلین کی دوائی ہیضہ و قولنج و اسہال کی ایک بوتل ہمسایہ کے مکان پر بھیجی اور اُسے بتایا۔ کہ اگر اس دوائی کا استعمال حسب ہدایات مندرجہ کیا گیا تو مجھے کامل یقین ہے کہ لڑکا شفا یاب ہوجائیگا دو دن میں لڑکا بالکل چنگا بھلا ہوگیا۔ اور اب وہ نہایت چاق چوبند اور مضبوط ہے۔ مینے بارہا۔ اس دوائی کے استعمال کی لوگوں کو سفارش کی ہے۔ اور اسے جہاں تک مجھے علم ہے ایک مرتبہ بھی خطا نہیں کی۔ مرقومہ مسس کرٹس بیکر۔ مقام بک والٹر۔ ادھپور۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

چنانچہ لارڈ بیرن کو انکے لڑکے کی تعلیم کے بارے میں اپنے خیالات ظاہر کرتے وقت لاک نے لکھا تھا۔ حضور چاہتے ہیں کہ آپکے صاحبزادہ کا معلم پورا عالم ہو۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ عالم و فاضل ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن اگر وہ خوش اخلاقی اور علم ادب بخوبی سمجھ سکتا ہے اور دیگر علوم میں اسکو عام طور کی مہارت حاصل ہے تو کافی ہے۔ میرے خیال میں ایسا ہونا چاہیئے جسنے اچھی تربیت پائی ہو۔ اور خوش مزاج ہو۔ خوش اطواری کے بارے میں کل فضلا و علما کی رائے ایک ہے۔ شکسپیر کا قول ہے کہ اگر تم جنٹلمین ہونا چاہتے ہو تو خوش اطواری سیکھو۔ لارڈ مسٹن سن ایک نظم میں فرماتے ہیں۔ کہ خوش اطواری کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ بلکہ شریف طینتی اور نیک دلی کا ثمرہ ہے۔ انسان کی کامیابی بہت کچھ اول ملاقات پر منحصر ہے اور زمانہ میں جسقدر خلق اور تہذیب ہوگی اسی قدر یہ جوہر اسکی کامیابی کے حق میں مفید ثابت ہوگا۔

کج خلقی اور رکھائی سے دلوں کے دروازہ بند ہو جاتے ہیں۔ لیکن مہربانی اور خوش اطواری ہر جگہ کہل سم سم کا کام کرتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جس شخص میں یہ اوصاف ہوتے ہیں اسکی ہر شخص آؤ بھگت کرتا ہے اور اس شخص کے لیے ہر مکان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور وہ ہر شخص کے دل میں خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھا مدامی گھر بنا لیتا ہے۔ یہ ایک عام مثل ہے کہ خوش اطواری انسان بناتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مثل اسقدر صادق نہیں آتی جسقدر یہ مثل صادق آتی ہے۔ کہ انسان ہی خوش اطواری بناتا ہے۔ ممکن ہے کہ ایک آدمی کج خلق اور روکھا ہو اور پھر بھی نیک باطن اور نیک طینت ہو لیکن اگر وہ خوش مزاجی اور خوش اطواری بھی ظاہر کرے۔ جو انسان کو ایک سچا اور کامل جنٹلمان بناتی ہے۔ تو ایسے شخص کا کیا کہنا۔ وہ نہ صرف نہایت درجہ پسند کیا جائیگا۔ بلکہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ مسز لیجسن اپنے شوہر لفٹنٹ کرنیل لیجسن صاحب کے حالات بیان کرتے وقت مردانہ اخلاق اور خوش مزاجی کا اس طور پر ذکر کرتی ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتی آیا وہ حقیقت میں زیادہ اولوالعزم یا کم مغرور تھے لیکن انہوں نے تو کبھی کسی ذلیل ترین شخص کو نفرت سے دیکھا اور نہ کسی اعلےٰ ترین شخص کی خوشامد کی۔ وہ غریب سے غریب کے ساتھ نہایت خلق و محبت سے پیش آتے تھے۔ اور فرصت کا بہت سا وقت غریب مزدور اور معمولی سپاہیوں کی صحبت میں صرف کرتے تھے۔ لیکن وہ ان سے اس طریقے سے ملتے تھے کہ اسنے انکو ان لوگوں کی نظروں میں کبھی حقیر نہیں کیا۔ بلکہ وہ انکی عزت کرتے تھے اور انسے محبت کرتے تھے۔

خوش اطواری سے انسان کی دلکی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے وہ اسکی اندرونی سرشت کا خارجی عنصر ہے اسی سے اسکا مذاق اس کے خیالات اسکا مزاج اور اسکی وہ سوسائٹی یا صحبت ظاہر ہو جاتی ہے۔ جس میں وہ اٹھنے بیٹھنے کا عادی ہے۔ خوش اطواری کی قسمیں ہیں۔ منجملہ ان کے ایک قسم کی خوش اطواری میں تکلف یا بناوٹ شامل ہوتی ہے۔ یہ خوش اطواری قدرتی خوش اطواری کے سامنے ہیچ ہے۔ کیونکہ قدرتی خوش اطواری جو خداداد ہوتی ہے اور ذاتی تربیت سے اصلاح پکڑتی ہے اور چیز ہے اور اس سے بہت سی ثمرے پیدا ہوتے ہیں۔ خوش اطواری کے مصنوعی قواعد کسی کام کے نہیں ہوتے جس چیز کو لوگ تہذیب اور جنٹلمینی کہتے ہیں وہ کج خلقی اور جھوٹ کا عطر ہے۔ اسمیں ایک بناوٹی تکلف پایا جاتا ہے اور یہ امر ہر شخص آسانی سے مشاہدہ کر سکتا ہے۔ خوش اطواری سے مراد زیادہ تر خلق اور مہربانی ہے۔ خلق کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ یہ اس اندرونی عزت کی خارجی علامتوں سے ظاہر کرنیکا فن ہے جو ہم دوسروں کی کرتے ہیں۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ ایک شخص دوسرے کے ساتھ پورے خلق سے پیش آئے اور ساتھ ہی اسکے اس بات کی ضرورت نہ ہو کہ اسکی عزت کا کوئی خاص خیال اسکے دلمیں پیدا ہو۔ پس یہ نہایت ضروری بات ہے کہ خلق ہو یا مہربانی۔ دونومیں تصنع بالکل نام ہو اصلی چیز پر نقلی چیز کب پاتی ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ خوش سیرت شخص خوبصورت شخص سے اچھا ہے تو دیکھا۔ کہ خوبصورتی کا اثر عارضی اور خوش سیرتی کا اثر مدامی ہوتا ہے اور خوبصورت چیز کو دیکھکر جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ اپنی نوعیت اور مفید اثر میں خوش سیرتی کے اثر سے کم ہوتی ہے۔ حقیقی خلق عقیدتمندی اور خلوص سے پیدا ہوتا ہے اور اسوجہ سے لازمی ہے کہ وہ دل کا نتیجہ ہو۔ کیونکہ اگر یہ بات دل سے پیدا نہ ہو تو اسکا اثر مدامی نہیں ہو سکتا۔ سٹیٹ فرانس کا قول ہے۔ کہ خلق اپنی صورت میں پانی کی مشابہ ہے اور سب سے اچھا پانی وہ ہوتا ہے جو بالکل صاف سادہ اور بے ذائقہ ہو۔

حقیقی خلق کا نام نیک ہوتا ہے۔ اس سے یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ دوسروں کو خوشی حاصل ہو۔ اور ان سے قطعی نفور کیا جائے جن سے انکو تکلیف پہونچے جسطرح خود اسکا اثر نیک ہوتا ہے اسیطرح اسمیں یہ بڑا جوہر ہے کہ وہ نیکاموں کا خود اعتراف کرتا ہے۔ کپتان اسپیک صاحب فرماتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جمیل نیوزلینڈ کے کنارہ وسط افریقہ میں اوگنڈا کے باشندوں میں یہ صفت بدرجہ غایت پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی شخص نے کسی شخص کے ساتھ کوئی نیکی کی اور اسنے ناشکری کی یا اسکا شکریہ ادا کرنا بھول گیا تو سب جانتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی عزت کرانا چاہتا ہے تو اسکو واجب ہے۔ کہ دوسروں سے خلق سے پیش آئے۔ اور انکی عزت کرے اگرچہ اسکے رایوں اور خیالات سے دوسروں کو اتفاق نہ ہو۔ لیکن وہ ان رایوں اور خیالات کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ خلق دوسروں میں مادۂ اعتدال پیدا کرلیتا ہے۔ اور وہ بجائے سختی کے تحمل کا برتاؤ کرتے ہیں۔ برعکس اسکے جو لوگ کج خلق ہوتے ہیں انسے لوگ دوستی ترک کر دیتے ہیں جو شخص دو ایک لمحہ کی حصول آرزو سے دوسروں کی نفرت مول لے۔ وہ حقیقت میں بڑے بے وقوف شخص ہے۔

ڈاکٹر جونسن نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ سونے ایک بری بات کا لگانا ہر پیش کرنے کے برابر ہے۔ اور کسی سے سختی سے گفتگو کرنا اسکی جان نکال لینے کے برابر ہے۔ جو لوگ عقلمند اور خلیق ہیں وہ اپنے آپکو ہمسایہ سے بہتر یا اسے زیادہ عقلمند اور امیر نہیں سمجھتے۔ وہ اپنے مرتبہ اور منصب جاہ و حشم اور حسب و نسب کا غرور نہیں کرتے۔ اور دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ ایسا شخص جب کبھی اپنی زبان کھولتا ہے تو اپنی کارگذاریوں اور اپنے کارناموں کا دفتر ہی نہیں کھولدیتا ہے بلکہ برعکس ان کل باتوں کے وہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے بڑی خاموشی متانت اور پاک باطنی کو کام میں لاتا ہے۔ دوسروں کی عزت نہ کرنا عموماً خود غرضی پر مبنی ہے۔ اور خود غرضی کیوجہ سے سختی اور کج خلقی پیدا ہوتی ہے گو ہمدردی خبث باطنی سے نہ پیدا ہو لیکن خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ عدم ہمدردی سے لوگوں کا دل دکھ جاتا ہے اور یہ ظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ کرنے یا نہ کرنے سے دوسروں کو خوشی اور ایذا پہونچائی جا سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مہذب اور غیر مہذب کی پہچان یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی میں اپنے دل پر جبر اختیار کرے اور دوسروں کو ایذا نہ پہنچائے۔

اتنی طول طویل تشریح ہمنے لفظ جنٹلمان کی کی ہے۔ ناظرین اخبارات بخوبی سمجھ گئے ہونگے۔ کہ جنٹلمانی یعنی خوش اطواری کسکو کہتے ہیں۔ مگر فی زمانہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جنٹلمان کی شناخت یہ ہے۔ کہ پر تیہ کبوتر کے موافق داڑھی مونڈائی لنڈا بنا ہوا۔ پتلوت ڈانٹے ہوئے۔ عینک لگائی ہوئی۔ کوٹ زیب تن کئی ہوئی۔ ٹراسز بوٹ پہنے ہوئے۔ ناک ٹائی گردن میں کسے ہوئے۔ وسکی برانڈی کی بوتل جیب میں ڈالی ہوئی۔ آدھے تیتر آدھے بٹیر بنے ہوئے نصف دیسی نصف فرنگی کا سوانگ بنے ہوئے۔ ہوٹلوں میں ڈبل روٹی وسکٹ انڈا مرغی کھانا۔ ادنے ادنے سی باتوں پر ملازموں کو بلیڈی ڈام فول وغیرہ بکنا۔ مذہب کو بھولے ہوئے۔ نماز روزہ پوجا برت کو سٹوپڈ بات سمجھے ہوئے۔ بزرگوں کو اولڈ فول کہتا بولتے ہوئے۔ انارکلی کے بازار میں کوٹ پتلون چہائی دار ٹوپ پہنے ہوئے۔ ہگی دگی ڈراتے ہوئے۔ پولیٹیکل معاملات میں فسٹ کلاس جوش دکھلاتے ہوئے لبرٹی چھوڑنا۔ ہماری گورنمنٹ کو بدنا ظلم ثابت کرنا۔ اور غریب کنگلوں کو جیب سے پیسہ دینا۔ غرضکہ آج کل ہمارے دیسی بھائیوں پڑھے لکھوں نے انہی باتوں متذکرہ بالا کو خوش اطواری سمجھ لیا ہے۔ ہمکو خوف ہے کہ اس قسم کے آدھے دیسی آدھے یورپین جنٹلمانوں سے بالکل ملک کی بہبودی اور ترقی کی امید نہیں ہے۔ دہلی۔ آگرہ میں تو آج کل خوش اخلاقی یہ رہگئی ہے۔ کہ ایک بیٹھک میں آٹھ دس نوجوان انگریزی کی خاک پھانکے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور دنیا بھر کی بے وضو کی زنگلیں ہانکنی شروع کرتے ہیں۔ جہل اور لغو باتوں پر قہقہہ مارنا اور خواہ مخواہ غل مچانا۔ بس اسیکو ہمارے نئے بوددوں نے علم تہذیب سمجھا ہے فقط۔

(راقم ایک دوربین از اجمیر شریف)

اسلامی خبرین

فہرست زر چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ جو دفتر اخبار وکیل مین موصول ہوا

(میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۰۰ء ۶۲۳ سامدعلیہ ۱۱)

حاجی پیر محمد و شمس الدین صاحبان تاجران چرم جالندہر شہر ... صمد ۶۲۸

میزان کل سامدعلیہ ۱۱

ترکی بیڑہ جہازات کی ترمیم کے متعلق ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسعودیہ کیطرح جدید منظور شدہ آٹھ جہازون کی مرمت بھی اٹلی کے شہر جنوا کے کارخانہ انسالڈو مین ہوگی۔ جہازات عثمانیہ ارخانیہ۔ محمودیہ۔ عزیزیہ۔ سنہ ۶۵-۱۸۶۴ء مین انگلستان مین تیار ہوئے تھے۔ انمین سے ہر ایک کا وزن ۶۴۰۰ ٹن ہے۔ فتح بلند اور مقدمہ خیر جنمین سے ہر ایک وزن ۷۲۲۲ ٹن ہے۔ سنہ ۷۱ء اور سنہ ۷۲ء مین اور عون الٰہ و معین ظفر وزنی ۲۳۳۰ ٹن۔ سنہ ۶۹ء مین تیار ہوئے تھے۔ جہاز مسعودیہ کا وزن ۹۱۲۰ ٹن ہے۔ کارخانہ انسالڈو مین اوسکی مرمت قریب الاختتام ہے جسکی لئے کارخانہ کو ۵ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ دئے گئے ہین۔ جہاز آثار توفیق وزنی ۴۶۸۷ ٹن جرمنی پہونچگیا ہے۔ اور کارخانہ کرپ مین اوسکی درستی شروع ہوگئی ہے۔ اسکی مرمت کے لئے دو لاکھ اسی ہزار پونڈ منظور ہوئے ہین۔ متذکرہ صدر آٹھ جہازون کی مرمت اور نئی انجنون کے لئے ساڑھے پانچ لاکھ پونڈ اور اسی قدر رقم اونپر جدید توپین چڑہائے جانیکے لئے منظور ہوئی ہے۔ لیکن بقول نامہ نگار مذکورہ بالا اونکی زرہون کی تجدید کے لئے کوئی خرچ منظور نہین کیا گیا۔ جسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ نئی توپون اور نئی انجنون کے باوصف لڑائی کے لئے یہ جہاز بدستور بالکل ناکارہ رہینگے اور ہاردی کے فولاد کی زرہ رکھنے والا اخیر دنیا کا جنگی جہاز ہی ان کو بآسانی غرق کر سکیگا۔ بنابرین سلطان المعظم اس تخمیناً ساڑھے انیس لاکھ پونڈ ترکی (تین کرور روپیہ) کی رقم کو بیفائدہ ضائع کرتے لگے ہین۔ اصل راز یہ ہے کہ وہ بیڑہ کو مضبوط کرنا نہین چاہتے۔ صرف قوم کے تقاضا سے تنگ آکر اوسکا موہنہ بند کرنیکے لئے یہ خرچ کرنے لگے ہین۔" ادہر تو یہ ہدردی ترکی کے تین کروڑ روپیہ فضول برباد جانے پر افسوس ظاہر کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اسی مراسلت مین یہ ہزیان بکتا ہے کہ "مرمت کے لئے جو ساڑھے پانچ لاکھ پونڈ منظور ہوئے ہین۔ اونمین دو لاکھ، ۷ ہزار پونڈ سنہ ۹۷ء کے جنگی فنڈ کی باقیماندہ رقم کے ہونگے۔ باقی روپیہ ترکی گورنمنٹ کو اہلکارون کی تنخواہون کی ماہوار کٹوتی اور دیگر چندون سے آہستہ آہستہ وصول ہو جانے کی توقع ہے۔ لیکن توپون کے لئے ۵½ لاکھ پونڈ مطلوبہ کا ابتک کوئی انتظام نہین سوچا جا سکا۔" جبکہ ابھی ایک معقول رقم کا کچھ انتظام ہی نہین ہوا۔ تو وہ برباد کیسے ہوگئی۔ اور کیا اوسے ایسی سلطنت کے لئے جو جہازون کی درستی پر تخمیناً ۸½ لاکھ پونڈ خرچ کر چکی ہے یہہ لکھتے ہوئے شرم نہ آئی کہ وہ آٹھ جہازون کی توپون کے لئے ۵½ لاکھ پونڈ کا انتظام نہین کر سکتی۔ +

کارخانہ انسالڈو نے ان آٹھہ جہازون کو دو برس مین مرمت کر دینے کا اقرار کیا ہے۔ +

غازی مختار پاشا ۲۶۔ مئی کو اسکندریہ سے آسٹرین لائیڈ کمپنی کے جہاز پر آسٹریا کے بندرگاہ ٹریسٹ کو روانہ ہوگئے۔ خدیو کیطرف سے اونکا استقبال یاور اور حکومت کیطرف سے نائب گورنر اسکندریہ ہزاریکی رؤسا و معززین شہر کے علاوہ مشایعت کے لئے بندرگاہ مین موجود تھے۔ غازی ممدوح تقریباً دو مہینے یورپ مین رہینگے اور قسطنطنیہ کے راستہ مصر واپس آئینگے۔ تاکہ جلالت مآب کی قدمبوسی کا شرف حاصل کرنیکے علاوہ بالمواجہہ ضروری ہدایات و اوامر حاصل کرین اور اپنے سٹاف کے ارکان کو خود منتخب کر کے ساتھ لاوین۔ خدیو اوس سے چار دن بعد بندرگاہ ٹریسٹ کو گئے۔ اونکی حرم محترم وہان تک ساتھ گئین۔ مصری اخبارات کی روایت اگر درست ہے تو وہ ابتک ٹریسٹ سے قسطنطنیہ پہونچ چکی ہونگی۔ بعض کا خیال ہے کہ خود خدیو بھی انگلستان جانیسے پیشتر یا واپسی کے وقت سلطان المعظم کی خدمت مین حاضر ہونگے۔ +

فرنچ سابق وزیر خارجیہ ایم ہانوٹو نے مصری اخبارات کے جواب مین مسلمانون سے اپنے مضمون اسلام کے لئے ایکطرح سے معافی مانگ کر عذر پیش کیا ہے کہ شاید اونکی عبارت کا درست ترجمہ نہین کیا گیا۔ کیونکہ وہ اسلام کا حل سہولت کرتے ہین اور مسلمانون کی دوستی و رفاقت کو ضروری تصور کرتے ہین۔ مخالف اسلام مضامین کے جواب مین خود ایک فرنچ عالم متبحر نے ایک طویل مضمون رسالہ اسلام مین شائع کر کے اسلام کے فضایل اور مسلمانون کے اوصاف کی بسط و شرح کے ساتھ توضیح کی ہے۔ اوسکی تحریر کا ترجمہ بشرط گنجایش کسی آئندہ پرچہ مین درج کر دیا جائیگا۔ +

المؤید کا نامہ نگار مئی کے وسط مین لکھتا ہے کہ ملازمون کی تنخواہون کی باقاعدہ ماہوار ادائیگی کے کامل انتظام ہو جانیکی جو خبر مشہور ہوئی تھی اوسکی پوری تصدیق ہوگئی ہے۔ کیونکہ مئی کے شروع مین فروری مارچ۔ اور اپریل تینون مہینون کی تنخواہ یکمشت ادا کر کے اسوقت تک کا حساب بیباق کر دیا گیا ہے۔ +

خدیو مصر خاص ملکہ معظمہ کی دعوت پر انگلستان گئے ہین۔ انگریزی اخبارات کا بیان ہے کہ خدیو کے دعوت قبول کر لینے سے لارڈ سالسبری اور اونکی رفیق وزراء کو بالخصوص بہت بڑی خوشی ہوئی ہے کیونکہ اسکے وہ انگریزی پالیسی کی عظیم کامیابی تصور کرتے ہین۔ +

سلطان المعظم و اتحاد اسلام۔ ایک جرمن اخبار اوس استقلال و مستعدی کا جو اسلام مین نئی جان ڈالنی کے لئے عمل مین آئی جارہی ہے مکرر ذکر کر کے تحریر کرتا ہے کہ سلطان المعظم نے حال ہی مین جو سفارت قسطنطنیہ سے طرابلس کے عقبی علاقہ کے بڑے بڑے سردارون کیطرف بھیجی تھی اوسمین کامل کامیابی ہوئی اور ان سب سردارونے سلطان المعظم کی اطاعت و اتحاد کو بخوشی منظور کر لیا۔ یہ اتحاد غاصبانہ مقاصد کے لئے نہین۔ لیکن مدافعت کے موقعہ پر اسلام کے لئے ایک مستحکم حصن حصین ثابت ہوگا۔ جرمن کرنیل آوگیش چند دن ہوئے اوس سوار فوج کی درستی و ترتیب کے لئے جو طرابلس الغرب کے سردارون نے ملکی خدمت کے لئے تیار کی ہے ادہر بھیجا گیا ہے۔ جرمن شریفین کو تاروریل کے ذریعہ سلطنت کے باقی حصص سے متصل کرنے کی کارروائی بھی اتحاد اسلام کی نیت سے شروع کیگئی ہے۔ بلاد مشرق مین عیسائی پادریون کی مہذبانہ اور توسیع مذہب کی کوششین جیسی اسوقت بے اثر ہو رہی ہین کبھی نہین ہوئی تھین۔ سلطان کی ان لمبی چوڑی تجویزون کا نتیجہ خواہ کچھہ نہ نکلے اونسے یہ بخوبی واضح ہو رہا ہے کہ اتحاد اسلام کا چارون طرف غلغلہ ہے۔ اور کہ یہہ غلغلہ محض نمایش اور ہیجان نہین۔ +

افسوس سلطنت عثمانیہ کا ایک اور قابل کمانڈر اور تجربہ کار سپاہی ہمیشہ کے لئے اوس کو ٹھکے جا رہا ہے۔ یہ جلیل المرتبت نامور مارشل طاہر پاشا اعلے یاور سلطانی تھا۔ جو ایک طویل بیماری سے اپنے سردار عثمان غازی کیطرح چند دن سنبلنے کے بعد بہ سخت بیمار ہو کر ۲۶۔ مئی کو رگراد عالم جاودانی ہوگیا۔ محاربات پلیونا مین وہ غازی عثمان کو سٹاف کا اعلے افسر تھا۔ اوسکی اوسوقت کی کارنامے کتاب محاربات پلیونا مین بالتفصیل درج ہین۔ چودہ برس ہوئے اندریانوپل کی جیش کے اور پھر بنجم اردو معلم دمشق کے پیہ سالار مقرر ہوئے۔ وہ کچھہ برس سقوطری واقع البانیا کے ملکی گورنر بھی رہے۔ اوس نے فوجی تعلیم کی تکمیل پیرس مین کی تھی۔ +

قیصر جرمنی نے پچھلے دنون جو جلد چلنے والی توپ سلطان المعظم کو تحفتاً ارسال کی تھی۔ مارشل ذکی پاشا اعلے افسر توپخانہ کے اہتمام مین ترکی کارخانے اوس سے بہتر توپین اوسی نمونہ کی تیار کی ہین۔ +

ٹائمز راوی ہے کہ ارمنی بطریق کو بتاریخ ۲۴ مئی یلدز کوشک مین طلب کر کے اطلاع دی گئی کہ سلطان المعظم نے فرمان صادر فرمایا کہ مندرجہ ذیل رعایتین عطا فرمائی ہین:۔ ارمنیون کی متعلق جو خاص مشکلات پیدا کیجاتی رہی ہین۔ آئندہ نہ کیجائینگی۔ بطریق کو سلطنت عثمانیہ کے کل ارمنیون پر جو اختیارات حاصل ہین وہ بدستور سابق قایم رکھے گئے ہین۔ نیز مقام سیس کے لاٹ پادری کے انتخاب کا استحقاق بدل عسکریہ کے بقایا ایسے ارمنیون کو جو تنگحال ہوگئے ہین معاف کر دئے جائینگے۔ اور آئندہ اسکی ادائیگی کے لئے خاص سہولتین دیجائینگی۔ دوسری فرمان کے مطابق بطریق کو اپنے منصبی فرایض کی سرانجام شروع

(باقی بر صفحہ ۱۰ کالم ۲)

مختلف خبرین

جنوبی افریقہ میں بقول سول ۲۱- جون کو تفصیل ذیل انگریزی فوج مختلف موقعوں پر موجود تھی پریٹوریا اور جوھانسبوگ- پیدل ۲۸ ہزار سوار ۲۱ ہزار- توپخانہ ۴۳۰۰- آدمی اور ۱۵۲ توپین- انجنیر ۲ سو جملہ ۵۵ ہزار- فری سٹیٹ میں بلوم فونٹن سے مشرق و جنوب میں- پیدل ۱۸ ہزار ۶ سو- سوار ۹ ہزار توپخانہ- ۱۳ سو- آدمی ۵۰۰ توپین انجنیر ۵ سو- جملہ ۳۰ ہزار ۴ سو- بلوم فونٹن سے وال تک- پیدل ۱۵ ہزار سوار- ۱۸ سو- توپخانہ- ۱۳ سو آدمی- ۲۹ توپین- انجنیر ۵ سو جملہ ۱۸ ہزار ۶ سو- پاچفسٹروم (مغربی ٹرانسوال) پیدل ۹ ہزار- سوار ۲۴ سو- توپخانہ ۷ سو- آدمی ۳۶ توپین- انجنیر ۷ سو جملہ ۲ ہزار ۸ سو- رھوڈیسیہ گھوڑچڑھے پیدل ۵ ہزار ۸ سو- توپخانہ ۵ سو آدمی توپیں ۱۶- انجنیر ۷ سو- جملہ ۶ ہزار ۵ سو- نٹال پیدل ۲۵ ہزار سوار ۶ ہزار- توپخانہ ۳۳ سو آدمی توپیں ۱۶- انجنیر ۲ سو جملہ ۳۵ ہزار- کیپ کولونی کا باغی ضلع پر سکا- پیدل ۲۶ سو- سوار ایکہزار- توپخانہ ۱۳ سو آدمی ۴ توپیں- جملہ ۳۹ سو- کیپ کولونی میں راستہ کی حفاظت پر- پیدل ۱۵ ہزار- سوار ۳ ہزار- توپخانہ ۲۱ سو آدمی- اور ۹۴ توپین- انجنیر ۶ سو کل ۲۰ ہزار ۷ سو- نٹال میں راستہ کی حفاظت پر پیدل ۳ ہزار سوار ایکہزار- توپخانہ ۴ سو آدمی ۲ توپیں- میزان کل ۱۸۶۱۰۰- آدمی- اور ۵۱۷ توپیں +

چین کیطرف ایک بریگیڈ کی بجائے اب پورا ڈویژن یعنے دو بریگیڈ علاوہ ڈویژنل اور محافظ راہ فوج کے بھیجا جائیگا- کچھ فوج بمبئی سے اور باقی کلکتہ کے راستہ جائیگی- جہازسے کچھ جہاز ابتک روانہ ہو بھی چکے ہین- اس ڈویژن مین قریباً دس ہزار فوج ہوگی- اسکے علاوہ تخمیناً ۷ ہزار غیر مصاقی (قلی- ملازم شاگرد پیشہ وغیرہ) اور کل ساڑھے تین ہزار جانور ہونگے- فی رجمنٹ باربرداری کے لیے صرف اسی خچر ہونگے- کیونکہ یہ کام زیادہ تر قلیون ہی سے لیا جائیگا- پہلے چینی محاربات مین انگریزی فوجکو چینی قلی بآسانی دبکثرت دستیاب ہو جاتے رہے تھے- اسی سے یورپین لوگون نے یہ رائے قایم کرلی تھی کہ چینیون مین حب الوطنی کا نام و نشان نہین- لیکن چونکہ موجودہ تحریک مخالف اجانب مین آبادی کے تمام طبقے ادنے سے لیکر قیصر تک شامل ہیں- اور گمان غالب ہے کہ اس محاربہ مین جو اجنبیون کے مخالفون یا بالفاظ دیگر محبان ملک و وطن کی سرکوبی کے لئے اختیار کیا گیا ہے چینی قلی ہاتھ نہین لگینگے پہلے دو ہزار پنجابی قلی بھرتی کرنیکا حکم دیا گیا- اور پھر دو ہزار اور کا- یہ سب کرانچی سے جہاز پر سوار ہونگے- قلی کو ساڑھے دس- میٹ کو ۱۵- اور سردار کو ۱۸ روپیہ ماہوار ملیگا- بھشتی وغیرہ اسی میں شامل ہیں- افسر اعلے جنرل گیسلی مقرر ہوئے ہین ایکبریگیڈ کا کمان حیدرآباد کنٹنجنٹ کے کمانڈر سر نارمن گو اور دوسری کی عدن کی کمانڈ کو دیگئی ہے- +

چین سے جو خبرین آرہی ہین انہون نے مہملیت- اتضاد اور بے ربطی مین محاربہ ٹرانسوال کی ابتدائی دور کی خبرون کو بھی مات کردیا ہے- حتی کہ خود راٹیر لیکار اٹھا ہے کہ کوئی واقعی خبر موصول نہیں ہوتی- اس ہفتہ خبر ہے کہ مشترکہ افواج نے ٹینٹن کو مفسدون یا محبان وطن کے قبضہ سے چھڑا لیا ہے- اور کہ امیرالبحر سیمور بخریت ہیں- البتہ انکی فوجکو بہت نقصان پہونچا ہے- اور وہ ٹینٹن واپس آگئے ہیں یا پہنچ جانیوالے ہیں- ۲۸ جون کے پرچہ مین ہی پاؤنیر جسنے چینیون کی استقامت پر حیرت ظاہر کی تھی تسلیم کرتا ہے کہ چینی نیول نہین- جاپان کے محاربہ مین انکی متواتر ہزیمتون کی یہ وجہ ہی کہ نظام و ترتیب اور ربط فوجی کا نام و نشان مفقود- افسر ندارد- اور جدید اسلحہ نام کو بھی کسیکی پاس نہ تھی- یہی کیفیت اسوقت بھی فوج کے زیادہ تر حصہ کی ہے- چین کی فوج تین بڑی اقسام ہشت علم- ینگ پنگ (قومی فوج) اور تنخواہدار پلٹن پر جو ضرورت کے وقت بھرتی کیجاتی ہے مشتمل ہے- ہشت علم سپاہ مین عرف مانچو فاتحین اور اونکے رفیق قبایل کے لوگ داخل ہیں- کاغذون میں اسکی تعداد تین لاکھ درج ہے- لیکن اوسکا جسقدر حصہ پورا آراستہ رکھا جاتا ہے- اوسکی تعداد اسی ہزار سے لیکر ایک لاکھ تک ہے- یہ فوج تین جماعتون- مانچو مغل اور چینیون سے مرکب ہے- اسمین سے ۳۷ ہزار پانچوریا مین رہتی ہے- اور شاہی گارڈ مین بمقام پیکن چار تا چھ ہزار ہے- ینگ پنگ یعنے قومی فوج کا دوسرا نام سبز علم یا پتیج اردو بھی ہے- یہ اٹھارہ جیوش مین منقسم ہے یعنے چین کے ہر صوبہ کے لئے ایک ایک آرمی کور یا حبش ہے- کاغذون میں ان اٹھارہ دستون کی جمعیت ۵ لاکھ ۴۰ ہزار سے لیکر ۶ لاکھ ۶۰ ہزار تک درج ہے- لیکن جنگ کے لئے دو لاکھ سے زیادہ جمع نہین ہوسکتی- صوبہ منچوریا کا دستہ جسکی جمعیت ۳۵ ہزار کی ہے سب سے مضبوط و بہتر ہے- اور اسی دستہ سے اسوقت یورپین افواج مشغول پیکار ہیں- مغل اور دیگر باقاعدہ سواروں کی جمعیت برای نام دو لاکھ ہے- لیکن فی الحقیقت بیس ہزار سے زیادہ نہیں- اور یہ بھی جنگی لحاظ سے کچھ وقعت نہیں رکھتی- ہر صوبہ کی قومی فوج وہانکی گورنر کے ماتحت ہے- یہ ایماندار فوج کا حصہ کثیر موقوف کرکے تنخواہ سب کی وصول کرتے رہتے ہیں- الغرض چین کی بری فوج کی جمعیت بوقت صلح تین لاکھ اور بوقت جنگ دس لاکھ اندازہ کیگئی ہے- مگر یہ دس لاکھ پچاس ہزار یوروپین فوج کے برابر حیثیت نہیں رکھتی چینی بحری طاقت البتہ بری کی نسبت زیادہ برجستہ اور بانظام ہے- لیکن چونکہ اسوقت مخالفت اغیار یا حب الوطنی کا جوش ہر طبقہ مین یکسان طاقت کے ساتھ موجزن ہو رہا ہے- اور کلکتہ تک چینی جوش حب الوطنی سے اچھل رہی ہیں- عام خیال ہے کہ مشترکہ افواج سخت خونریزی کے بغیر چینی حکومت اور باکسروں کو مطیع نہیں کرسکینگی- باکسر اپنے تئین ناقابل فتح اور خدا کی خاص حفظ و امان مین تصور کرتے ہیں +

کلکتہ- بمبئی- اور حیدرآباد کیطرف خاصی بارش ہوگئی ہے- یہی کیفیت گورکھپور کیطرف ہے- لیکن شمالی ہند مین ابتک موسمی برسات کا نام و نشان نہیں پایا جاتا- اگر کہیں دو چار چھینٹے پڑے ہیں تو مقامی بوالہوسی سے نکہ مونسون کی مہربانی سے- اسوقت بھی امدادی کاموں پر ساٹھ لاکھ کے قریب آدمی ہیں- ولایت مین چندہ قحط ۴۵ لاکھ روپیہ سے متجاوز ہوگیا ہے- امریکہ سے ایک جہاز بھوکون کے لئے اڑھائی لاکھ من غلہ لیکر بمبئی پہونچگیا ہے +

حاجی اسمعیل سیٹھ بومان ہالی کان طلا واقع کولار (میسور) سے سونا نکالنے کے لئے لنڈن مین ایک بڑے سرمایہ کی کمپنی قایم کرنے والے ہیں- اسکی قیام تک کان مین کام بند کردیا گیا ہے سیٹھ صاحب نے پچھلے برس تلاش معادن کا اجارہ لیا تھا- +

ضلع تنادلی میں مزارعون نے پہرشناردن کے برخلاف تاخت و تاراج شروع کردی ہے +

ہندوستان کے عہدہ سپہ سالاری پر مستقل طور سے سردار کچنر مقرر ہونگے +

محکمہ ڈاکخانہ ممالک غیر کے منی آرڈرون کے محصول مین تغیر و تبدل کردیا ہے پہلے ۴ پونڈ تک ۴ آنے فیس مقرر تھی- یکم جولائی سے ۶ کردیگئی ہے- منی آرڈر بعض ممالک غیر کو روپیہ مین جانیکے ہین- انپر وہی محصول مقرر ہے جو ملک کے اندر کے لئے ہے- +

ریاست بیکانیر مین بمقام پلانہ بیکانیر سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ایک کنواں کھودتے وقت سنہ ۱۸۹۶ء کے اخیر مین سطح زمین سے ۲۱۲ فٹ نیچے پتھر کے کوئلہ کی ایک آٹھ فیٹ دبیز تہ برآمد ہوئی- اس نواح مین پانی ۳ سو فیٹ کے عمق پر ہے- اطلاع ہونے پر سرکاری محکمہ معادن نے یہ قطعہ زمیندارون سے خرید لیا- اور یہ دریافت کرنیکی کارروائی شروع کیگئی کہ تہ کا طول کسقدر ہے- اور اوسطہ بازت کیا ہے چارون طرف لمبی لمبی شگاف دی گئے- تو معلوم ہوا کہ ایکطرف دس فیٹ کے فاصلہ پر ہی دبازت صرف چار فیٹ رہگئی ہے- لیکن مغرب و جنوب کیطرف تھوڑی ہی فاصلہ پر بیس فیٹ کی پائی گئی- اور جہانتک اس وقت تک شگاف دیا گیا ہے تہ برابر اسی دبازت میں چلی گئی ہے- یہ کوئلہ اعلے قسم کا نہیں- لیکن دیسی ہی ستا بھی بہت پڑیگا +

لاہور کا انگریزی اخبار خالصہ لکھتا ہے کہ اگر آریا لوگ رہتی (یعنے ادنے ذات کی مذہبی) سکھون کی موتراشی سے باز نہ آئے اور اوسرا علے ذات کی سکھون نے کمین قوم کے سکھوں سے نفرت و حقارت سے پیش آنیکی دستور کو قایم رکھا تو سخت خطرہ کا اندیشہ ہے- اضلاع تنادلی و مدور امین بھی اسی بنا پر شنا و رانی اور مزارون مین خون خرابہ ہوا تھا- یہ خبر لکھی جاچکی تھی کہ معلوم ہوا کہ ضلع جالندھر

تار کی خبرین

لنڈن - ۲۱ جون

ٹائیمز ہندوستانی فوج کو مبارکباد دیتا ہے کہ جس میدان میں وہ پہلے ہی کئی دفعہ شجاعت کے جوہر دکھا چکی ہے اوسی میدان میں اوسنے مزید نیکنامی حاصل کرنیکا پھر موقعہ پایا ہے - جاپان سے رائٹر ۲۱ کو خبر دیتا ہے - افواہ گرم ہے کہ پیکن میں تمام سفرا قتل کر دیے گئے ہین - اور امیر البحر سیمور گیا ہے - اس سے عام تشویش پھیلگئی ہے - مگر کنفیوشس کو اسکی صداقت مین شبہہ ہے - جاپانی اخبارات اپنی حکومت کو پرزور مشورہ دے رہے ہین کہ دیگر دول راضی ہوں یا نہ - وہ معقول تدارک کرے - گورنمنٹ انگلشیہ (بحیرہ روم کے انگریزی بیڑہ سے بھی) دو جنگی جہاز چین بھیجدی ہین - تاکو کے قلعون اور تانگو پر شستر کہ افواج بالاستحکام قابض ہیں جمعیت کے کافی مضبوط ہوجانے پر ٹینٹسن کیطرف پیشقدمی کیجائیگی - ٹینٹسن کے قرب و جوار مین چینیون سے مسلسل لڑائی ہو رہی ہے - وہان ہماری فوج تین ہزار کے قریب ہے - امراء بحر نے چینی گورنرون اور دیگر عمال کو اطلاع دی ہے کہ دول متحدہ کی فوج صرف باکسرون اور نیز ایسے اشخاص سے پیکار کریگی جو پیکن جانے مین اوسکی مزاحمت کرینگے - جہان وہ اپنے ہم وطنون کو مخلصی دلانیکے لئے جاتی ہے - امریکن امیر البحر کمپفدنے ۲۱ کو چیفو سے اطلاع دی کہ چینی ٹینٹسن پر گولہ باری کر رہی ہیں - جس سے اجنبی آبادی کا بڑا حصہ منہدم ہوگیا ہے - لکی یورپین فوج ٹینٹسن کو جا رہی ہے - رائٹر کا بیان ہے کہ ٹینٹسن پر باغی دو دن سے گولہ باری کر رہے ہیں اور کہ تکسیو اجنبی ضائع ہوچکے ہین - یہہ افواہ پھر مشہور ہوئی ہے کہ اگے بڑہنے کا راستہ نپاکر امیر البحر سیمور ٹینٹسن واپس ہٹ آنے پر مجبور ہوگئے - مگر یہ خبر تصدیق طلب ہے - خبر ہے کہ پیکن مین سخت بدنظمی پھیلی ہوئی ہے - شاہی خاندان مانچو کے ارکان مین کمال ناچاقی ہو رہی ہے - شاہی محل میں گھبراہٹ کی کچھہ انتہا نہین اور کہ فنفورہ بھاگ جانیکی تیاریان کر رہی ہے - تاکو کی فتح مین انگریزی دستہ کا ایک قتل ۱۳ زخمی - اور روسی دستہ کا ایک افسر قتل تین زخمی اور سولہ سپاہی قتل اور ۶۰ زخمی ہوئے +

محاربہ ٹرانسوال - پانچ دن کے التوائی کے خاتمہ پر لارڈ رابرٹس بڑی سرگرمی سے عمل پیرا ہونگے - جنرل بلر ریلوے لائن سے دو میل شمال المغرب کو مقیم ہیں - +

روسی وزیر خارجیہ کونٹ مورا ویف مر گیا ہے - (اوسکی عمر ۵۵ برس کی تہی - اور لوبناف کی وفات پر اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء مین وزیر صیغہ خارجیہ ہوا تھا - لوبناف کیطرح وہ بہی انگلستان کا سخت مخالف تہا - وکیل) +

خدیو مصر اکو معظم کی شاہی کشتی پر انگلستان کے بندرگاہ مین بار دین پہونچگئے ہین - مگر زکام و سوزش حلق سے سخت بیمار ہونیکی وجہ سے خشکی پر نہیں اتر سکے - خناق کا اندیشہ ہے - ایک ماہر ڈاکٹر لنڈن سے بہیجا گیا ہے - +

ہسپانیہ کے دار الخلافہ میڈرڈ مین جنگی قانون نافذ کیا گیا ہے - دکانداروں نے ٹیکس دینے سے انکار کر دیا تہا +

الہ آباد ۲۱ - جون - گورنمنٹ ہند نے مہاراجہ گوالیار سے ستر لاکھ روپیہ کی چاندی خریدی ہے - اسکے عوض غالباً روپیہ ڈھال کر دیا جائیگا +

چین تک ہندوستانی فوج پہونچانیکے لئے اسوقت تک ۲۰ - جہاز کرایہ پر لئے گئے ہین - +

تشملہ ۲۱ - جون - مسودہ قانون انتقال اراضی پنجاب سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے - گورنمنٹ ہند نے سرکاری طور پر یہہ اعلان شائع کیا ہے - پبلک کو یاد ہوگا کہ چیف کورٹ لاہور مین ۲۹ و ۳۰ جنوری کو پشاور کے ایک گورہ سپاہی کا مقدمہ باعین الزام پیش ہوا تہا کہ اوسنے بتاریخ ۲۹ - اگست سنہ ۱۸۹۹ء ایک دیسی پنکھہ قلی کو ہلاک کیا ہے - اور جوری نے اوسے بری کر دیا تھا - اس فیصلہ کو گورنمنٹ صحیح نہین سمجھتی - اس سے مترشح بے انصافی ہوئی ہے - اور ملزم محض چند رفقا کی سازش سے بچا ہے - وہ تعداد مین تین ہیں - اور ان تینون کو ملازمت سے موقوف کر دیا گیا ہے - +

محسود وزیری سرحد بنون کے قریب ایک سالم گاؤن لوٹ لیگئے ہیں +

لنڈن - ۲۲ - جون - محاربہ چین - رائٹر ۱ کو چیفو سے تار دیتا ہے - ٹینٹسن پر دو دن سے چینی گولہ باری کر رہی ہیں جس سے ایکسو اجنبی ضایع ہوچکے ہیں - یہ افواہ پھر گرم ہے کہ امیر البحر سیمور ٹینٹسن ہٹ آنے پر مجبور ہوگئے ہیں لیکن یہ افواہ تصدیق طلب ہے - ۲۲ - کو رائٹر نے چیفو سے خبر دی کہ ٹینٹسن پر فرنگی توپون سے مسلسل گولہ باری ہو رہی ہے - اجنبیون کے تمام مکان جلگئے ہیں - امریکن قونصلخانہ جلگیا ہے - روسی فوج کی حالت بہت نازک ہے - اوسکا بہت نقصان ہوچکا ہے - اور کمک کی فی الفور پہونچنے کی ضرورت ہے - انگریزی امیر البحر بروس خبر دیتا ہے کہ ٹینٹسن مین، اسے لیکر ۱۰ تک سخت لڑائی ہوتی رہی - ۱۲ کو یورپین باشندون نے کمک کے لئے تاکو آدمی بہیجا - جو غالباً ۲۱ - کو پہونچ گئی ہوگی - یورپین نوجوان نے فوجی کالج پر حملہ کر کے اوسے جلا دیا ہے - اوسمیں کثیر ذخایر حرب جمع تہے - کل چینی محافظ قتل کر دیے گئے یورپین حملہ آورون مین نو قتل ۱۲ زخمی ہوئے جسمین چھ انگریز ہین - روسیون کی فرنی توپین بہت عمدہ کام دے رہی ہین - ہانگ کانگ سے گورہ پلٹنین تاکو پہونچگئی ہے +

محاربہ ٹرانسوال - لارڈ رابرٹس پریٹوریا سے خبر دیتے ہیں کہ جنرل ہلٹن کا دستہ ۲۱ کو بمقام سپرنگز پہونچا - اور اب ہیڈلبرگ کو جا رہا ہے - جہان وہ جنرل بلر کو جا ملیگا - جو اسوقت پارڈی کوپ مین ہے اسیطرح نٹال اور پری ٹوریا کے مابین آمد و رفت کا سلسلہ پھر جاری ہو جائیگا - جنرل پاول پریٹوریا سے رستن برگ واپس چلا گیا ہے - جہان کے سرکردہ بوئر بدستور برسر امن ہین - +

لنڈن ۲۳ - جون - چاپین خبر ہے کہ ٹینٹسن مین اجنبیون کے پاس سامان رسد تھر گیا ہے - اونکی کمک کے لئے جو دستہ تاکو سے روانہ ہوا ہے اوسمین ۱۵ سو روسی، ۳۸۰ - انگریز اور ۲۲۰ جرمن ہین - پرنس تواں فنفورہ کا بہتیجا چینی فوجکا سپہ سالار مقرر ہوا ہے - اس شہزادہ نے ۲۱ کی صبح کو ۱۵ کرپ توپون سے ٹینٹسن پر حملہ کیا - پیکن کی سفارت خانے ابتک محصور ہین - چینیون کو توقع ہے کہ سفرا مع متعلقین فاقہ سے تنگ آکر انہین حوالہ کر دینگے - بی ہنگ چینگ نے بمقام کانٹن ایک ملاقاتی سے بیان کیا کہ مجھے فنفورہ نے باکسرون کی سرکوبی اور دول کے ساتھہ مصالحت کرانیکے لئے بلایا ہے - مین ۲۷ - کو یہان سے شنگہائی جاؤنگا - ایک امریکن مشنری کا جو ٹینٹسن سے بہاگ کر آیا ہے بیان ہے کہ امریکن بحری دستہ جسمین ۱۵۰ سپاہی تہے - اور کئی امریکن باشندے اور ملاح ایک مشن کی مدد کو گئے - مگر سب کے سب قتل یا زخمی ہوئے ٹینٹسن کے کمکی دستہ کے ہراول مین ۱۳۰ - امریکن اور چار سو روسی ہین - وہ ۲۱ کو ٹینٹسن کیطرف بڑہا - مگر چینیون نے اوسے پسپا کر دیا - اور اب وہ کمک کا انتظار کر رہا ہے - چینیون نے ۲۱ کو ایک مسلح ٹرین گرا دی اور نیوچنگ سے لیکر ٹینٹسن تک لاین کو مسمار کر دیا - چینی مخمصہ نے محاربہ ٹرانسوال کو بالکل بہلا دیا ہے - ولایتی اخبارات ہندی فوج کی روانگی سے بہت خوش ہوئی ہیں - اور لکہتے ہیں کہ کونٹ نورمنڈیف کے مرجانے سے ہندوستان مین فوج کا کم ہوجانا چندان تشویش بخش نہیں رہگیا - اوسکی وفات سے پہلے سرار نے کل سفراء سے دوستانہ ملاقات کی تہی - کونٹ نکسیر ہونے سے فوت ہوا -

تی ہنگ چنگ نے چینی سفرا کی معرفت دول کو اطلاع دی ہے کہ مین مصالحت کرانیکے لئے پیکن بلایا گیا ہوں - مجھے جلد تصفیہ ہوجانیکی امید ہے - تا تصفیہ طاقتین مزید فوجین بہیجنا ملتوی کر دین - اس سے خرابی بڑہنے کے سوا کچھہ حاصل نہین ہوگا - ریوے ڈائرکٹر چنگ نے بہی شنگہائی سے اس مضمون کا تار دیا ہے - اور لکہا ہے کہ سفارتین پیکن مین بالکل مصئون ہیں - انگریزی جنگی جہاز ڈافن شنگہائی پہونچگیا ہے - پانچ چینی جنگی جہاز بہی بظاہر قیام امن کے لئے وہان پہونچگئی ہیں - تاکو مین کثیر التعداد روسی و جاپ[illegible] کل بیس ہزار فوج درکار ہوگی - چار اور اطالین جنگی جہاز دو ہزار فوج لیکر اور دو مزید آسٹرین جہاز چین کو روانہ ہونیوالے ہین - جرمنی کے بندرگاہ مین چین بہیجنے کے لئے جہازون کو تیار کرنیکے لئے دن رات کام ہو رہا ہے - اور بری فوج کے سپاہی دہلی و ہر بری

فوج مین بھرتی کئی جارہی ہین - ۵ سالسبری نے انجمن تبلیغ انجیل کو بڑی سختی سے نصیحت کی ہے کہ وہ اول تو ہر جگہ لیکن مشرقی اقوام مین بالخصوص ابکی نسبت زیادہ احتیاط و حزم سے کام لیا کرین اونکو اپنی جانون کی پروا نہو - اپنے دیگر ابناء وطن کی سلامتی اور نہایت وسیع ملکی اغراض و مصالح کو مدنظر رکھنا اونپر فرض ہے - فغفورہ نے نومبر گذشتہ مین عام حکم جاری کیا تہا کہ اگر مقامی جرنیل اجنبیون کی دستبرد اور اغتصاب کو نروک سکے تو مستوجب سزا ہونگے - اس حکم کا اندنون یورپین سفراء نے کچہہ خیال نکیا لیکن موجودہ تخصصہ زیادہ تر اوسیکا نتیجہ ہے - چینی گولندازون کی مہارت - ٹاکو کی گولہ باری کے مفصل حالات سے واضح ہورہا ہے کہ چینی گولندازون نے حیرت انگیز مہارت و جرأت سے کام لیا - قلعون پر کہنہ توپین تہین - مگر انسے بہی انہون نے ایسی درستی و صحت کے ساتھ گولہ باری کی کہ دیکہنے والے دنگ رہگئے - اور جب تک ایک خاص قلعہ کا میگزین نہ اڑا - جہازون کے لئے اوسکی زد کے اندر جانا سخت خطرناک رہا - دو روسی جہازون نے تعلی کی تی اور خمیازہ اٹہایا - چینی گولون سے اونکو ایسا صدمہ پہونچا کہ اگر فی الفور میدان سے نہ ہٹ جاتے تو ضرور غرق ہوجاتے - انمین سے ایک کا میگزین ایک خوب نشانہ باندہکر چلائے گئے گولے سے اڑ گیا - اور بیس ملاح مع افسر ہلاک ہوئے - ایک چینی تجارتی جہاز فیلڈ مین سنگر زن تہا - وہ چینی گولون سے چھلنی ہوگیا - اور اوسکا کپتان جو انگریز تہا ہلاک ہوا - اس مہیب گولہ باری مین ایک جرمن اگن بوٹ کو بہی سخت نقصان پہونچا - اور اوسکا بہی کپتان ہلاک ہوگیا - +

محاربہ ٹرانسوال :- پری ٹوریا سے ۱۹ جون کی خبر ہے کہ جنرلان بلر - برابانٹ - رنڈل اور بیتھوان - بوئر کمانڈر ڈی وٹ کے گرداگرد بتدریج پست و تنگ حلقہ باندہ رہے ہین - کہا جاتا ہے کہ جنرل بوتھا اطاعت پر رضامند ہے - لیکن کروگر نہیں مانتا - بیڈل پاول جب پری ٹوریا گئے تو خود لارڈ رابرٹس نے دروازہ شہر تک اونکا استقبال کیا - جنرل ممدوح کا بیان ہے کہ مغربی ٹرانسوال مین بیشمار بوئر جنمین پریسیڈنٹ سٹین کا بیٹا - دونون ایلیوف بہائی - اور کروگر کے بہی دو بیٹے ہین اطاعت پذیر ہوئے ہین اور ہزارون رائفلین ہمین جو ڑ شدہ انگریزی اسیران جنگ مین تقسیم کیگئی ہین - جنرل بوتھا نے عارضی التوا جنگ کی درخواست کی - لارڈ رابرٹس نے جواب دیا کہ پریٹوریا سے شمال اور مغرب کے علاقہ کے لئے ایسا کرنا مجھے منظور ہے - بوتھا نے کہا ایسا التوا تو فضول ہے - رابرٹس نے جواب دیا - کل ملک کے لئے التوا جنگ ناممکن ہے - ممالک غیر کے جنگی اٹاشی جو معائنہ جنگ کو لئے گئے تہے اور نامہ نگار عموماً اگلے ہفتہ پریٹوریا سے روانہ ہوجائینگے - اسے اختتام جنگ کی یقینی علامت سمجہا گیا ہے - کرنیل موہن پوچفسٹروم پہونچگیا ہے - بحری دستہ جنرل بلر کی فوجیں ڈربن واپس آگیا ہے - اونکی جگہہ کینڈا کے والنٹیر گئے ہین +

فرانس و مراکو - ٹائمز کا بیان ہے کہ مراکو نے باضابطہ طور پر فرانس سے مطالبہ کیا ہے کہ مسائل متنازعہ فیہ کو یورپ کی ثالثی پر چہوڑدی - +

خدیو کی صحت کے متعلق ملکہ معظمہ ہر وقت دریافت فرماتی رہتی ہیں - مرض بتدریج کم ہورہی ہے +

بغاوت اشانٹی - ۴ - جون تک کوماسی مین کل یورپین محصورین بخیریت تہے - یاعی کیپ کوسٹ کیسل کی سڑک پر مورچے اور دہنس بندیان تیار کررہے ہین - آفرالذکر مقام سے دو کپتان ڈیڑہ سو فوج لیکر روانہ ہوئے - پراہ سو مین ایک ہزار تحلی سامان لیجانیکے اور چہہ سو فوج جمع ہوئی ہے - بارش خفیف اور بیماری زور پر ہے - کانون پر کام بالکل بند ہے - +

لندن ۲۴ - جون - **محاربہ چاین** - خبر ہے کہ ۲۰ تک سفارتین پیکن مین بخیریت تہین انگریزی امیر البحر نے ۲۲ - کو چیفو سے خبر دی کہ سب امرا بحر باتفاق و اتحاد کام کررہے ہین ٹینٹسن مین یورپینون کے مکانات قریبا کلیہم مسمار کردئے گئے ہین - انگریزی دستہ بیحد شجاعت مردانہ لڑرہا ہے - فغفورہ نے تاکیدی احکام جاری کئے ہین کہ ایک اجنبی زندہ نہ چہوڑا جائے - امریکن امیر البحر کمپف ۲۴ - کو چیفو سے خبر دیتا ہے کہ دو ہزار فوج ٹاکو سے آج ٹینٹسن کی کمک کو گئی ہے - دو امریکن جنگی جہاز ٹاکو پہنچ گئے ہین - ڈائرکٹر صیغہ تار نے سنگہائے مین بیان کیا ہے کہ تمام اجنبی ۲۰ تک پیکن مین محصور تہے - البتہ انگریزی آسٹرین اور بلجین سفارتون کے سوار باقی سب جلادیگئی تہین - سفراء راہداری کے پروانے چینی حکومت سے مانگ رہے ہین - زار نے علاقہ دریا آمور مین فوج کی جمعیت جنگی پیمانہ تک بڑہاکر آمور اور سائبریا کی فوج ریزرو کی طلبی کا حکم دیا ہے - امریکہ بہی چینی مخمصہ کے لئے پوری تیاریان کررہا ہے - بقول انگریزی امیر البحر مینٹن مین اجنبی باشندے محاصرہ کے دنسے سخت خطرہ مین ہین - اونکو کمک پہونچانے کی سرگرمی سے کوشش ہورہی ہے +

محاربہ ٹرانسوال - جنرل بلر ۲۴ کو سٹانڈرٹن سے خبر دیتے ہین کہ مقامات لنڈنی و ہلٹرو بوئرون نے جو ۱۴۰۰ - انگریزی سپاہی گرفتار کئے تہے وہ ۱۸ کو میری پاس پہونچگئے - اکثر کی صحت بہت عمدہ تہی - سٹانڈرٹن مین جنرل بلر کو ریلوے کا کثیر سامان ملا - لیکن بوئر پہلے سے چلدی ہوئے تہے - جنرل ہملٹن کل ہلڈربرگ پر قابض ہوا - بوئر اوسکے قریب پہونچتے پر بہاگ گئے - ہمارے سواروں نے ۶ - ۷ میل تک تعاقب کیا - ۲۳ کو بوئرون نے گرونسٹاڈ کے شمال مین بمقام ہوننگ سپروٹ ریلوے لائین پر حملہ کرکے تین چہوٹے پل جلادئے - سٹانڈرٹن کیطرف بوئر برابر ہتہیار ڈال رہے ہین - کروگر کے پاس جو فوج ہے وہ ۱۵ - اور ۲۰ ہزار کے قریب اندازہ کیگئی ہے - آج ونبرگ کے قریب انگریزی فوج نے ایک بوئر دستہ کو منتشر کیا - اسیدن پری ٹوریا کے قریب ہمارے سوارون نے ایک بوئر دستہ سے مقابلہ کیا - +

بغاوت اشانٹی - پراہ سے ۲۴ کی خبر ہے کہ کمکی فوج نے آجکو ماسی کیطرف بڑہنا شروع کردیا ہے +

اٹلی کی وزارت کے مستعفی ہوجانے پر نئی وزارت قایم ہوئی ہے - +

چودہری سلطان محمد صاحب سابق میر منشی دولت افغانستان ۱۹ جولائی کو بمبئی پہونچینگے - بیرسٹری کے علاوہ صاحب موصوف نے کیمبرج یونیورسٹی کی ڈگری بہی حاصل کی ہے - +

لندن ۲۶ - جون - **چینی محاربہ** - انگلشیہ گورنمنٹ باین خیال کہ شاید لڑائی سر تانک جاری ہے اوس فوج کے لئے جو چین کو جارہی ہے گرم پارچات اور سموری ٹوپیان بہم پہونچانیکا انتظام کررہی ہے - چیفو سے ۲۵ - کی خبر ہے کہ ٹینٹسن کے قریب ۲۲ کو پھر روسیون کو زک ملی اور اونکے ۲۰ قتل اور ۳۰ زخمی ہوئے - اگر جاپانی فوج بروقت پہونچگئی تو فبہا - ورنہ ٹینٹسن کے باشندون کی خیر نہیں - جرمنی باشندگان ہانگ کانگ نے قیصر ولیم کو لکہا ہے کہ اونکو والنٹیر دستہ تیار کرنیکی اجازت دیجائے - امیر البحر کمپف ایک جاپانی جہاز والون کی سند پر خبر دیتا ہے کہ کمکی فوج خفیف نقصان کے بعد ۲۳ کو ٹینٹسن مین داخل ہوگئی اور پھر امیر البحر سیمور کی مدد کو آگے بڑہی - جاپانیون کا بیان ہے کہ امیر البحر سیمور پکڑ لیا گیا ہے - سفراء دول چینی سپاہیون کی حفاظت مین پیکن سے روانہ ہوگئی ہوئی ہین - مگر معلوم نہین اب کہان ہین - انگریزی حکومت نے چینی حکام کو یقین دلایا ہے کہ وہ صرف فساد فرو کرنے مین اونکو مدد دینے کے لئے انگریزی فوج وادی ینگسی مین اتاریگی - ٹاکو مین ابتک آٹھ ہزار فوج جسمین ۱۲ سو جرمنی ہے اتر چکی ہے - تین سو گورہ اور نو سو ہندوستانی فوج ٹاکو سے ٹینٹسن کی کمک کو روانہ ہوئی ہے - دو چینی گورنرون نے انگریزی قونصل مقیمہ شنگہای کو یقین دلایا ہے کہ اونکے صوبون مین فساد نہیں ہوگا - چنانچہ امن قایم رکہنے کے لئے ہمنے باقیماندہ چہہ چینی جنگی جہاز بہی شنگہای سے بلالئے ہین - جرمنی قونصل چیفو سے ۲۶ - کو خبر دیتا ہے کہ کمکی فوج ۲۳ کو ٹینٹسن پہونچگئی - اور کہ امیر البحر سیمور مع سفراء دول ٹینٹسن سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر باکسرون اور چینی فوج کے محاصرہ مین ہے - مسٹر بلفر نے پارلیمنٹ مین بجواب سوال کہا کہ اگر ہمارا یہ طاقتین جلد فوج بہیجکر بغاوت کو فرو کردین تو ہم بہت خوش ہونگے - +

محاربہ ٹرانسوال - **بوئرون کی مستعدی** - کرونسٹاڈ سے ۲۴ کی خبر ہے کہ بوئرون نے متذکرہ صدر حملہ پر ہوننگ سپروٹ کے علاوہ انگریزی دستہ کی ایک منورچہ کیمپ پر بہی حملہ کیا - مگر ناکام رہے - پھر ایک ٹرین کو جسپر فوج سوار تہی پری ٹوریا سے آتے ہوئے راستہ مین روک لیا - ٹرین کی فوج کو تہوڑی دیر بعد آزاد شدہ انگریزی قیدیون کی کمک پہونچگئی - اور سات گہنٹے مسلسل

روز بازار پریس امرتسر مین منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا